هفت روزہ
خدام الدین
لاہور
بیاد
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی
شیرانوالہ دروازہ لاہور
۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء
یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین لاہور
ڈیڑھ روپیہ

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَظَرَ اَحَدُکُمْ اِلٰی مَنْ فُضِّلَ عَلَیْهِ فِی الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْهُ (متفق علیہ) وَ فِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ اُنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْکُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقَکُمْ فَهُوَ اَجْدَرُ اَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ۔

ابی ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کسی ایسے شخص کو دیکھے جسے اس پر مال اور حسن ظاہری میں فضیلت دی گئی ہے تو اسے چاہیئے کہ اس شخص کو دیکھے جو ان چیزوں میں اس سے بھی کمتر ہے۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے تم اس شخص کی طرف دیکھو جو تم سے بھی کمتر ہے اور اس شخص کی طرف مت دیکھو جو تم سے مرتبہ میں زیادہ ہو۔ یہ طریقہ زیادہ بہتر ہے تاکہ اللہ کی نعمتوں کو حقیر نہ سمجھنے لگو۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضؓ قَالَ خَطَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُّرَبَّعًا وَخَطَّ خَطًّا فِی الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ وَخَطَّ خُطَطًا صِغَارًا اِلٰی هٰذَا الَّذِیْ فِی الْوَسَطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِیْ فِی الْوَسَطِ فَقَالَ هٰذَا الْاِنْسَانُ وَهٰذَا اَجَلُهُ مُحِیْطٌ بِهِ وَهٰذَا الَّذِیْ هُوَ خَارِجٌ اَمَلُهُ وَهٰذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ الْاَعْرَاضُ فَاِنْ اَخْطَأَهُ هٰذَا نَهَسَهُ هٰذَا وَاِنْ اَخْطَأَهُ هٰذَا نَهَسَهُ هٰذَا۔ رواہ البخاری۔

عبداللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مربع خط کھینچا اور ایک خط اس مربع خط کے درمیان کھینچا جو اس مربع خط سے باہر نکلنے والا تھا اور اس درمیان والے خط کے ساتھ ساتھ چھوٹے چھوٹے کئی خط کھینچے۔ پھر فرمایا یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت کی میعاد ہے جو اسے گھیرا کرنے والی ہے اور مربع خط سے باہر نکلنے والی اس کی آرزو ہے اور یہ چھوٹے چھوٹے خطوط مصیبتیں ہیں۔ اگر ایک مصیبت سے چھٹکارا حاصل کرتا ہے تو دوسری اسے آ پہنچتی اور اگر اس سے چھٹکارا پاتا ہے تو دوسری آ پہنچتی ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رضؓ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَیَشِبُّ مِنْهُ اِثْنَانِ اَلْحِرْصُ عَلَی الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَی الْعُمُرِ۔ متفق علیہ۔

انس رضؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدم کا بیٹا بوڑھا ہوتا ہے اور دو چیزیں اس کی جوان ہوتی ہیں۔ مال کی حرص اور عمر کی حرص۔

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی

ہفت روزہ
خدام الدین
لاہور پاکستان
جلد ۲۸ شمارہ ۱۰
جمعۃ المبارک ۲۱ ذی قعدہ ۱۴۰۲ھ
رئیس الادارہ
شیخ التفسیر حضرۃ مولانا عبید اللہ انور مدظلہ
مجلس ادارت
مولانا محمد اجمل قادری
محمد سعید الرحمٰن علوی
ظہیر میر۔ ایم اے ایل ایل بی
دفاتر
کراچی
انجمن خدام الدین بلڈنگ
پہلی چورنگی ناظم آباد۔ کراچی
فون ۲۱۱۴۴۳
لاہور
خدام الدین مرکز
اندرون شیرانوالہ دروازہ
فون - ۶۴۹۱۴
بدل اشتراک
سالانہ ۶۵ روپے
ششماہی ۳۳ روپے
سہ ماہی ۱۷ روپے
فی پرچہ ڈیڑھ روپیہ
سالانہ خریداری برائے غیر ممالک
بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۰۰ روپے
کویت، اومان، شارجہ، دوبئی، اردن، شام	۲۴۰ روپے
انگلینڈ، یورپ	۲۹۰ روپے
امریکہ، آسٹریلیا، کینیڈا	۳۶۵ روپے
افریقہ (بر اعظم)	۴۰۵ روپے
ہندوستان، افغانستان	۱۶۰ روپے

ناشر: مولانا عبید اللہ انور۔ طابع: الہی بخش
مطبع: کاسموپرنٹرز ۴۸۰۔ ڈی موری گیٹ لاہور

جنگ ستمبر

۱۹۶۵ء کی جنگ ستمبر کی یاد سارے ملک میں منائی جائیگی منائی جانی چاہیئے۔ کیونکہ ہماری قوم نے اور ہمارے فوجی جوانوں نے کمال درجہ استقامت اور جرأت کا مظاہرہ کر کے اپنی سرحدوں کی حفاظت کی ——— افسوس یہ ہے کہ اس قصہ کے ۵ ہی سال بعد ہم اپنی زندگی کے انتہائی المناک واقعہ سے دو چار ہوئے۔ جس کے نتیجہ میں ملک کا آدھا حصّہ الگ ہو گیا ——— ستمبر ۶۵ء اور دسمبر ۷۱ء کی جنگ کے نتائج کیوں مختلف شکلوں میں سامنے آئے؟ اس پر کسی تبصرہ کی ضرورت نہیں۔ ہر باشعور شہری خوب جانتا ہے کہ ۶۵ء کے حکمرانوں نے اپنی تمامتر کمزوریوں کے باوجود اللہ کی مدد و نصرت کے سہارے فوج اور قوم کو پکارا جبکہ ۷۱ء کے فوجی حکمرانوں کا رویہ اس سے بالکل مختلف تھا جبکہ سیاسی قیادت ریوڑیاں بانٹنے میں مصروف تھی۔ جب فوجی جوانوں کے سامنے محض ایک مقصد ہو، ساری قوم سیسہ پلائی دیوار ہو اور مقاصد متعین ہوں تو نتیجہ ۶۵ء کی شکل میں سامنے آتا ہے۔ لیکن رزمیہ گیت گانے والے جب "بزم" کے رسیا ہو جائیں اور ان کی دلچسپیاں مختلف ہو کر رہ جائیں اور اس کے ساتھ ہی ساری قوم کا کعبہ مقصود تبدیل ہو جائے قوم کے وڈیرے بندگانِ اغراض بن جائیں تو ظاہر ہے کہ خدا کی مدد و نصرت سے محرومی ہو جاتی ہے اور اس کے بعد پھر کسی طرح کی کامیابی کا تصوّر ہی عنقا ہو جاتا ہے۔ آج کی پُرآشوب گھڑیوں میں جبکہ دنیائے کفر باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت ملتِ اسلامیہ کی تباہی کے درپے ہے حکمرانوں، فوجی جوانوں، سیاسی و مذہبی رہنماؤں اور پوری قوم کو سوچنا چاہیئے کہ وہ باعزت زندگی گزارنا چاہتے ہیں یا ذلّت و خواری کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوب کر فنا ہو جانا

(باقی ۲۲ پر)

خطبہ جمعہ

ضبط و ترتیب : علوی

براہیمی ایمان ۞ آج کی سب سے بڑی ضرورت

جانشینِ شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ العالی

بعد از خطبہ مسنونہ :۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ؛ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم :۔

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْ إِبْرَاهِيْمَ .... وَ إِلَيْكَ الْمَصِيْرُ۔ صدق اللہ العلی العلیم ۔ (الممتحنہ : ۴)

بزرگانِ محترم ! برادران عزیز !

یہ حج کا موسم ہے ۔ ان مہینوں کو اشہرِ حج (حج کے مہینے) کہا جاتا ہے آپ خوب جانتے ہیں کہ حج ایک خاص وقت میں خاص مناسک و ارکان کا نام ہے ۔ اور یہ ایک مخصوص قسم کی عبادت ہے ۔ حج کے متعلق قرآن عزیز نے فرمایا ہے ۔ کہ صاحب استطاعت لوگوں پر فرض ہے (آل عمران : ۹۷) سرورِ کائنات علیہ السلام نے جن پانچ چیزوں پر اسلام کی عمارت قائم ہونے کا ذکر کیا ان میں ایک حج بھی ہے ـــــ حج کے مناسک و ارکان اور مقامات کے ذکر میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام بڑی اہمیت کا حامل ہے ۔ ویسے بھی امتِ مسلمہ کے آقا و مولا جناب سرور کائنات محمد عربی صلوات اللہ تعالےٰ علیہ وسلامہ کا حضرت خلیل اللہ علیہ السلام سے بڑا گہرا تعلق ہے ۔ اتنا گہرا کہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اَنَا دَعْوَةُ اَبِيْ اِبْرَاهِيْمَ کہ میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کا نتیجہ ہوں اور سورۃ حج کے بقول امت مسلمہ کا نام بھی انہی کا تجویز کردہ ہے ـــــ (آیت ۷۸) اور خطبہ کی ابتدا میں جو آیت نقل ہوئی اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے رفقاء کی زندگی کو نمونہ اور اسوہ بتلایا گیا ہے ۔ اس کا ترجمہ حضرت لاہوری قدس سرہٗ کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں :۔

”بے شک تمہارے لئے ابراہیم میں اچھا نمونہ ہے اور ان لوگوں میں جو اس کے ہمراہ تھے جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا تھا۔ بے شک، ہم تم سے بیزار ہیں اور ان سے جنہیں اللہ کے سوا پوجتے ہو، ہم نے تمہارا انکار کر دیا اور ہمارے اور تمہارے درمیان دشمنی اور بیر ہمیشہ کے لئے ظاہر ہو گیا یہاں تک کہ تم ایک اللہ پر ایمان لاؤ مگر ابراہیمؑ کا اپنے باپ سے کہنا کہ میں تمہارے لئے معافی مانگوں گا اور میں اللہ کی طرف سے تمہارے لئے کسی بات کا مالک بھی نہیں ہوں ۔ اے ہمارے رب ! ہم نے تجھ پر ہی بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف ہم رجوع ہوئے اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے“۔ (ص۷۷۳)

حضرت لاہوری قدس سرہٗ فرماتے ہیں :۔

”کفار سے تعلقات رکھنے میں تمہیں ابراہیم علیہ السلام

اور ان کے ساتھیوں کا نمونہ پیشِ نظر رکھنا چاہیئے جنہوں نے علی الاعلان کفار سے عداوت اور بغض کا اظہار کر دیا تھا کہ جب تک تم ایمان نہیں لاؤ گے ہمارا تم سے کوئی تعلق نہیں ، اور انہوں نے دعا کی اے ہمارے رب ! ہم نے کفار سے قطع تعلق کر کے تیری ذات پر بھروسہ کیا ہے اور تیری طرف رجوع کیا اور پھر بھی تیری طرف لوٹ کر جانا ہے“۔ (ص۷۷۳)

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے رفقاء نے بڑی صراحت و وضاحت کے ساتھ دنیائے کفر کے صنادید اور بزرجمہروں کو کہہ دیا کہ جب ہمارے تمہارے درمیان عقیدے کی وجہ سے منافاۃ ہے تو پھر دوستی کیسی ؟ دوستی نہیں دشمنی ہے اور کھلی کھلی دشمنی ۔ اور یہ دشمنی اس وقت تک رہے گی جب تک تم اللہ تعالےٰ کی چوکھٹ پر اپنی جبین نیاز کو نہ جھکا دو۔ اس وقت تک ہمارا تمہارا کوئی تعلق نہیں اور یہی اصل ایمان ہے ـــ حضور علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے اللہ کے لئے محبت ، اللہ کے لئے دشمنی ، کسی کو دینا تو اللہ کے لئے اور کسی سے روکنا تو اللہ کے لئے جو ایسا کرتا ہے وہ اپنے ایمان کی تکمیل کر لیتا ہے ـــــ ہاں ایک بات ضرور تھی کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ میں تمہارے لئے اپنے رب سے ہدایت و نجات کی دعا کروں گا اور یہ اس وقت کی بات ہے جب انہوں نے اپنے باپ کو دعوت اسلام دی تو جواب میں باپ نے انتہائی سختی کا مظاہرہ کیا ۔ تب ابراہیم علیہ السلام وہاں سے چل کھڑے ہوئے اور باپ سے یہ وعدہ کیا اور یہ باپ کے احترام کے سبب تھا (سورۃ مریم میں یہ تفصیلات موجود ہیں) لیکن جب یہ بات واضح ہو گئی کہ باپ اللہ کا دشمن ہے اور ایسا کہ اس کی ہدایت کا کوئی امکان نہیں ۔ گویا وحی نے رہنمائی کر دی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس سے مکمل بیزاری کا اظہار کر دیا ۔ (سورۃ توبہ : ۱۱۴)

اور پہلو

یہ تو تھا حضرت ابراہیم کی زندگی کا ایک پہلو کہ انہوں نے دین اسلام کی محبت پر باپ کی محبت کو غالب نہ آنے دیا ۔ ان کے ایثار و قربانی کا یہ پہلا مرحلہ تھا ـــــ اس کے بعد پوری زندگی اسی طرح گذری ، حتیٰ کہ قرآن عزیز کا کہنا ہے کہ وہ برابر امتحان و آزمائش کا شکار رہے لیکن وہ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم اور اس کی عنایت سے ہر آزمائش سے کامیاب ہو کر نکلے اس پر اللہ تعالےٰ کو ان پر اتنا پیار آیا کہ خداوند قدوس نے انہیں ”امامت“ کے منصب سے سرفراز فرمایا ـــــ ارشاد ربانی ہے :۔

(ترجمہ) اور جب ابراہیم کو اس کے رب نے کئی باتوں میں آزمایا تو اس نے انہیں پورا کر دیا (اس پر اللہ نے) فرمایا بے شک میں تمہیں سب لوگوں کا پیشوا بنا دوں گا (ابراہیم علیہ السلام نے) کہا (سوال کیا) اور میری اولاد میں سے بھی ؟ (اللہ تعالےٰ نے) فرمایا میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچے گا۔ (حضرت لاہوریؒ)

حضرت اقدس فرماتے ہیں :

”حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اللہ تعالےٰ نے چار امتحان لئے جن میں وہ کامیاب ہوئے اور امامت و پیشوائی کا عہدہ ملا ۔ پہلا امتحان جذبہ توحید کی پاداش میں آگ میں ڈالے گئے ۔ دوسرا اس پاک جذبہ کے باعث وطن ، دیار اور اعزہ کو خیر باد کہنا پڑا ـــ تیسرا

نعتِ خیر الوریٰ

کر سکے کوئی تعریف کیا آپؐ کی! | نعت کب لکھ سکے مصطفیٰ آپؐ کی
دامنِ کوہِ فاراں میں یوں ہوں کھڑا | سن رہا ہوں میں جیسے صدا آپؐ کی
آپؐ شمس الضحیٰ، آپؐ بدر الدجےٰ | سارے عالم میں پھیلی ضیا آپؐ کی
گفتگو آپؐ کی دل نشیں دل نشیں | دلستاں دلستاں ہر ادا آپؐ کی
وادیٔ جاں ہوئی عنبریں عنبریں | یاد جب آئی خیر الوریٰ آپؐ کی
آپؐ کے حسنِ سیرت کی ہے اک دلیل | دشمنوں کے بھی حق میں دعا آپؐ کی
در سے محروم جاتا نہیں ہے کوئی | حبّذا شانِ جود و سخا آپؐ کی
دید کو پھر ترستا ہے کوہِ صفا | یاد میں گُم ہے غارِ حرا آپؐ کی
گمرہی میں دکھائی رہِ مستقیم | اللہ اللہ یہ ہم پر عطا آپؐ کی
عرصۂ حشر میں عاصیوں کے لئے | سایۂ ابرِ رحمت ردا آپؐ کی
ہم کو بخشا شعورِ حیات آپؐ نے | ہم پہ یہ ہے عطا بے بہا آپؐ کی
ذکر رہتا ہے ہر دَم حضور آپؐ کا | یاد رہتی ہے دل میں سدا آپؐ کی

رازؔ ہے ایک ادنیٰ غلام آپؐ کا
دید وہ چاہتا ہے سدا آپؐ کی

—— رازؔ کاشمیری

شیر خوار بچہ اور عصمت پناہ بیوی کو اعتقاد علی اللہ پر بیابان میں چھوڑا اور نشر و اشاعت دین کے لئے تشریف لے گئے۔ چوتھا اپنے اکلوتے بیٹے کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنے کے لئے تیار ہوگئے۔"

(فوائد ص ۲۹)

حضرت لاہوریؒ نے ایجاز و اختصار کے ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پوری زندگی کا نقشہ کھینچ دیا۔ سراپا امتحان، سراپا آزمائش لیکن توفیق الٰہی شامل حال ہے۔ اس لئے ہر جگہ کامیابی اور ہر جگہ فوز و فلاح کا مژدہ جانفزا۔

دین اسلام اور قربانی

اصل میں اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ دین اسلام اپنی آبیاری کے لئے اپنے مخلصین سے خون مانگتا ہے۔ ایثار و قربانی کا تقاضہ کرتا ہے یہ راستہ جاں سپاری و جاں فروشی کا ہے اور اس کو اللہ تعالےٰ نے قرآن عزیز سورۂ توبہ اور سورۂ صف میں "تجارت" سے تعبیر کیا۔ تجارت کہتے ہیں "مال کا تبادلہ مال کے بدلے"۔ قرآن کا کہنا ہے کہ اپنی جان و مال (حالانکہ وہ بھی اللہ کی عطا ہے) میری نذر کر دو۔ اس کے بدلے مجھ سے میری جنّت، میری رضا اور میرا کرم حاصل کر لو۔ نہ صرف اخروی اجر و ثواب بلکہ اگر تم ایسا کر لو یا کرنے کا عزم کر لو تو اخری تحبونہا نصر من اللہ وفتح قریب تمہیں ایک ایسی نعمت ملے گی۔ جو تمہیں بے حد عزیز ہے اور وہ یہ کہ تم دنیا میں غلبہ اور آبرو کے متمنی ہو لیکن اس کا انحصار اللہ کی مدد پر ہے اور جب اللہ کی مدد آتی ہے تو پھر فتح کا کیا! پھر تو فتح سر پہ کھڑی ہے اور اس کے حصول میں کچھ دیر نہیں — لیکن اس کا انحصار اسی پہ ہے کہ اپنی جان کا نذرانہ لے کر اس کی بارگاہ میں پہنچ جاؤ — ضروری نہیں کہ تمہاری شہ رگ کٹ جائے وہ کٹ جائے تو بھلا، بچ جائے تو بھلا۔ تم تو دونوں صورتوں میں کامیاب ہو۔ کسی طرح بھی تمہارا عزم رائیگاں نہ جائے گا۔

براہیمی ایمان

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا "اسوہ" جو ہمیں سنایا گیا اور اس پہ عمل کی ترغیب و دعوت دی گئی۔ تو بلا وجہ نہیں، ایک مومن کامل و قانت کو ایسا ہی ہونا چاہیئے —— جو ہم کرتے ہیں اس کا نام گستاخی معاف ایمان و اسلام نہیں، ایمان و اسلام تو کامل اطاعت و فرمانبرداری کا نام ہے —— ہم اپنے آپ کو ٹٹولیں کہ ہمارے اندر جذبہ اطاعت کتنا ہے؟ وہاں تو یہ حال ہے کہ خواب کی بنیاد پر لخت جگر کی شہ رگ کاٹنے پر تیاری ہے اور یہاں یہ حالت ہے کہ ہم کوئی اجتماعی معاشرتی اور انفرادی برائی چھوڑنے کو تیار نہیں۔ سود کی بات کرو، مسئلہ کی بات کرو یا کسی قباحت و خرابی کی، ہمارے سامنے ہزار حجتیں ہیں، تاویلیں ہیں، عذر ہائے لنگ ہیں۔ کیا کریں اس کے بغیر گاڑی نہیں چل سکتی۔ معاشرہ کا رنگ ڈھنگ ایسا ہے، بچنا محال ہے لیکن ایک مسلمان کو یہ باتیں سوچنا بھی زیب نہیں دیتیں۔ وہ تو معاشرے پر اپنا رنگ جمانے آتا ہے۔ معاشرے کے رنگ میں رنگنا اور اس کی رَو میں بہہ جانا اس کا کام نہیں۔ اسوۂ براہیمی یہی ہے براہیمی ایمان ہم سے یہی تقاضا کرتا ہے کہ اٹھو اور زمانہ کا رُخ بدل دو اور پورے کے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ —— اللہ تعالیٰ ہم سب کو براہیمی اسوہ اپنانے

نشریہ ریڈیو پاکستان لاہور

یکم ستمبر ۶۲ء
شام ۵ بجے

اسلامی معاشرت اور معاملات

تحریر:- محمد سعید الرحمٰن علوی

مضاربت کی تعریف اور اس کے مختصر احکام

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ و من تبعھم الیٰ یومٍ عظیم؛ امّا بعد:—

محترم سامعین! اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ آخری دین جس کو ماننے کی وجہ سے ہم مسلم و مومن کہلاتے ہیں چند در چند خصوصیات کا حامل ہے۔ اس کی عالمگیر اور صبح قیامت تک باقی رہنے والی حیثیت کے ساتھ ساتھ ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں انسانی مسائل کا مکمل حل موجود ہے۔ اور کوئی انسان سنجیدگی، متانت اور جذبات صادقہ کے ساتھ رہنمائی حاصل کرنا چاہے تو اسے کسی موڑ پہ بھی تشنگی کا احساس نہیں ہوگا معاملات اور انسانی اجتماعیات لازم و ملزوم ہیں اس لئے ناممکن تھا کہ زندگی کے اس اہم ترین شعبہ کو ایسے ہی چھوڑ دیا جاتا؟

اس معاملہ میں بھی بھرپور رہنمائی موجود ہے اور آج کی صحبت میں اس کے ایک شعبہ "مضاربت" کا ذکر ہوگا—— آسان لفظوں میں اس کی تعریف یوں کی جا سکتی ہے کہ ایک کا روپیہ اور ایک کا کام ہو تو اسے مضاربت کہتے ہیں۔ مزید تفصیل اس طرح عرض کی جا سکتی ہے کہ ایک شخص تجارت کے لئے کسی کو کچھ رقم دے اور یہ کہے کہ جو نفع ہوگا وہ ہم آپس میں بانٹ لیں گے—— اصولی طور پر اس قسم کی شراکت و معاملہ بالکل درست ہے تاہم کچھ شرائط ایسی ہیں۔ کہ اگر ان کا لحاظ نہ کیا جائے تو یہ معاملہ فاسد و ناجائز ہو جائے گا—— ایک تو یہ ضروری ہے کہ روپیہ کی مقدار صاف لفظوں میں ذکر کر دی جائے اور پھر وہ مقدار اس شخص کے سپرد بھی کر دی جائے جس نے کام کرنا ہے۔ بغیر روپیہ کی حوالگی جو معاملہ ہوگا وہ فاسد ہوگا۔ دوسرے یہ بات ضروری ہے کہ نفع کس طرح بٹے گا؟ یہ طے ہو جائے محض اتنی سی بات کہ ہم آپس میں نفع بانٹ لیں گے درست نہیں ہے بلکہ مقدار متعین کرنی ضروری ہے کہ تمہیں کتنا ملے گا اور مجھے کس مقدار میں! پھر یہ بھی ذہن میں رہے کہ یہ تو درست ہے کہ نفع کی تقسیم کا اصول نصف، نصف یا ایک ثلث اور دو ثلث یا کوئی سا طریقہ ہو۔ لیکن ایک فریق کے لئے ایک مقدار کا اس طرح تعین کہ مثلاً جتنا نفع ہوگا اس میں اتنی مقدار ہر حال میں ہماری ہوگی باقی تمہاری۔ یہ درست نہیں اس لئے کہ اس میں ایک فریق کے لئے دوہرے نقصانات کا احتمال ہے! ممکن ہے کسی مرحلہ پہ نفع کم ہو تو جس کی مقدار متعین نہیں اس کو خسارہ برداشت کرنا ہوگا اور اگر کسی مرحلہ پر بخت و اتفاق سے نفع کی مقدار بڑھ گئی تو دوسرے صاحب کے منہ میں پانی آ سکتا ہے اور وہ لالچ کا شکار ہو کر آمادۂ فساد ہو سکتے ہیں—— اس لئے

شریعت مطہرہ کسی حال میں اس قسم کے معاملات کی اجازت نہیں دیتی—— وہ بالکل صاف اور سیدھے انداز میں ہدایات دیتی ہے جس میں کسی کو کسی وقت بھی شکایت کا موقعہ نہ ملے۔

اسی طرح اس طرح کا معاملہ کرنا کہ اگر نفع نہ ہؤا تو بھی اصل مال میں سے اتنا روپیہ ہم تمہیں ہر حال میں دیں گے درست اور صحیح نہیں۔ کیونکہ تجارت کا مقصد فائدہ اور سرمایہ میں اضافہ ہے لیکن اگر کسی وقت سوءِ اتفاق سے منافع نہیں ہوگا تو صبر و قناعت سے کام لینا چاہیئے بالکل نفع نہ ہونے کی صورت میں کام کرنے والے کو اصل سرمایہ سے کچھ حصّہ کا کہہ دینا بہر طور نقصان ہے۔ اس لئے اس کی اجازت نہیں۔

اور جہاں تک نقصان کا تعلق ہے تو اس کا اثر محض سرمایہ کے مالک پر پڑے گا—— اس میں یہ شرط کہ نقصان کا ذمہ دار کام کرنے والا ہوگا بالکل غلط ہے اور ایسے ہی یہ شرط بھی غلط ہے کہ نقصان دونوں فریق برداشت کریں گے بلکہ نقصان محض صاحبِ سرمایہ کے ذمہ پڑے گا کیونکہ کام کرنے والا امین ہے۔ اس سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ اور جب امین کے ہاتھوں کوئی چیز ضائع ہو جائے تو اس پہ تاوان نہیں ہوتا۔

مضاربت کے دیگر مسائل

ضروریہ میں چند چیزوں کا لحاظ رکھنا چاہئے—— ایک تو یہ کہ جب کسی کو روپیہ دے دیا اور اس نے تجارت کی غرض سے مال خرید لیا تو اب اسے موقوف کرنے کا حق حاصل نہیں ہاں جب تک مال نہ خریدا ہو اس وقت تک ایسا ممکن ہے کہ صاحبِ سرمایہ اسے موقوف کر دے نیز اس قسم کی شرط کہ ہم بھی تمہارے ساتھ کام کریں گے یا ہمارا فلاں آدمی ان شرائط پر کام کرے گا تو یہ معاملہ فاسد ہوگا کیونکہ یہ مضاربت کی تعریف و شرائط سے الگ بات ہے۔ مضاربت کا معنی ہی یہ ہے کہ ایک کا کام دوسرے کا سرمایہ وہ شکل کہ ہم بھی کام کریں گے یا ہمارا فلاں آدمی ان ان شرائط پہ کام کرے گا اس کی نوعیت جداگانہ اور اس کے احکام و مسائل الگ ہیں اس کا مضاربت سے کوئی تعلق نہیں۔ اس صورت میں حکم یہ ہوگا کہ اگر وہ معاملہ صحیح بنیادوں پر طے ہؤا ہے کوئی غلط اور فاسد شرط اس میں نہیں تو دونوں فریق نفع میں شامل ہوں گے جس طرح انہوں نے طے کیا ہؤا ہو اس طرح بانٹ لیں۔ لیکن اگر اتفاق سے نفع نہ ہؤا یا بدقسمتی سے نقصان ہؤا تو اس آدمی کو کچھ نہ ملے گا۔ اور نقصان کا تاوان اس کو نہ دینا پڑے گا اور اگر معاملہ ہی فاسد ہو گیا تو پھر کام کرنے والا نفع میں شریک نہ ہوگا بلکہ اس کی حیثیت اب نوکر کی سی ہوگی اور عام حالات میں اس قسم کے کاروبار میں ایک ملازم جتنی تنخواہ پاتا ہے اتنی اسے دینا پڑے گی اور یہ تنخواہ ہر حال میں دینا ہوگی نفع ہو تب بھی نہ ہو تب بھی۔ نفع ہؤا تو وہ سب مالک کا ہے لیکن اگر ایسی شکل ہے کہ تنخواہ کی مقدار زیادہ بیٹھتی ہے اور جو نفع طے تھا وہ کم مقدار میں ہے تو اب اصول کے مطابق نفع بانٹ لیں گے۔

کاروبار کی اس صورت کے علاوہ شرکت املاک اور شرکت عقود کے الگ مسائل ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک مرنے والے کی جائیداد یا ترکہ جو چند شخصوں کی ملک میں آیا یا دو شخصوں نے یا اس زائد سے روپیہ ملا کر کوئی چیز خریدی یا ایک آدمی دو یا اس سے زائد کو کوئی چیز ہبہ کر دی تو ایسی صورتوں میں دوسرے کی اجازت کے بغیر کسی قسم کا تصرّف جائز نہیں۔ خاص طور پر

مرنے والے کے ترکہ میں غایت درجہ احتیاط لازم ہے کہ اس میں نابالغ ورثا بھی ہوتے ہیں اس لئے میت کے کفن دفن، قرضہ اگر ہے اور ایک تہائی تک کی وصیت کے علاوہ بغیر تقسیم و معاہدہ کسی قسم کا تصرف "قطعاً" حرام ہوگا۔ اور قرآن نے اس ضمن میں جو فرمایا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایسے لوگ جہنم کی آگ اپنے پیٹ میں بھر رہے ہیں۔

جہاں تک شرکت عقود کا تعلق ہے یعنی یہ کہ ہم تم مل کر تجارت کریں گے تو اس میں اگر تو "شرکت عنان" ہے یعنی دو شخص تھوڑا تھوڑا سرمایہ بہم پہنچا کر باہمی اتفاق سے کپڑا، غلہ یا اور کوئی چیز خریدیں اور تجارت کریں تو اس میں ضروری ہے کہ دونوں کا راس المال ایک جیسا ہو۔ اگر ایک کا نقد سرمایہ ہے دوسرا اسباب غیر نقد سے شرکت کرتا ہے تو یہ صحیح نہ ہوگا۔ ہاں ایسا ممکن ہے کہ ایک کا سرمایہ کم ہو دوسرے کا زائد اور نفع کی تقسیم کا اصول طے ہے تو یہ بلاشبہ درست ہے۔ اور پھر شرکت عنان کے شرکار کو معاہدہ کی حدود میں رہ کر کسی قسم کا تصرف جائز ہے —— انفرادی معاملات کا اس سے تعلق نہ ہوگا۔ مثلاً اس کمپنی کے ذمہ کسی کا قرض ہے تو ہر شریک اس سے متعلق عملی کارروائی کا مجاز ہے لیکن اس کے علاوہ دوسرے دوائر میں کسی کے ذمہ کوئی قرض وغیرہ ہے تو اس کا ذمہ دار وہی ہوگا جس کے ذمہ ہے۔ معاہدہ طے پا چکنے کے بعد کوئی چیز خریدی نہ تھی کہ ایک کا سرمایہ یا سبھی کا تلف ہو گیا تو شرکت ختم ہو جائیگی ہاں ایک صاحب کچھ خرید چکے تھے کہ دوسرے کا مال تلف ہو گیا تو پھر شرکت باطل نہ ہوگی اس قسم کی شرکت میں مال کا اختلاط بھی ضروری نہیں محض زبانی ایجاب و قبول سے معاملہ طے ہو جاتا ہے۔ نفع کی تقسیم کا اصول کسی خاص نسبت سے طے کر لینا تو درست ہے مثلاً نصف نصف یا کم و بیش لیکن ایک خاص مقدار کسی کے لئے طے کر کے باقی دوسرے کے لئے فرض کر لینا درست نہیں —— اس ضمن میں شرکت صنائع کو بھی فقہار نے ذکر کیا یعنی دو پیشہ ور آدمیوں کی شرکت جیسے درزی کی۔ رنگریز کی وغیرہ ذالک۔ اس میں ایسا معاہدہ کہ جو کام آئے لے لیا جائے اور مزدوری کی تقسیم فلاں اصول پہ ہوگی جو طے ہو جائے وہ درست ہے۔ کسی ایک نے کام لے لیا۔ تو دونوں اس کے پابند ہوں گے۔ اور "شرکت وجوہ" کا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ شرکار کے پاس نہ سرمایہ ہے نہ ہنر۔ صرف یہ طے پایا کہ دکانداروں سے ادھار مال لے کر بیچا کریں گے اس قسم کی شرکت میں ہر شریک دوسرے کا وکیل ہوگا اور جس نسبت سے شرکت ہوگا اسی نسبت سے نفع کا استحقاق!

مضاربت اور دیگر شرکتی معاملات سے متعلق یہ چند مسائل تھے جبکہ یہ دفتر بہت طویل ہے اپنی تجارت و کاروبار کی اصلاح و درستی کے لئے اہل علم سے مشورہ ازبس ضروری ہے۔

اللہ تعالےٰ حسن عمل سے نوازے۔ واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

ضروری اعلان

حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب رحمہ اللہ تعالےٰ سابق خطیب نیو انارکلی لاہور کی سوانح زیر ترتیب ہے۔ مولانا المحترم کے احباب، عقیدت مندوں اور ملنے والوں سے درخواست ہے کہ مرحوم سے متعلق کوئی واقعہ وغیرہ علم میں ہو تو اسے لکھ کر ارسال کریں اور اگر مرحوم کی کوئی تحریر موجود ہو تو اس کا فوٹو بھیج کر ممنون فرمائیں۔ میاں عبدالرحمٰن

خدام الدین لاہور

سَوْ مَسَائِلْ

حضرت شیخ الحدیث شاہ محمد اسحٰق دہلوی نجیب الطرفین فاروقی ہیں۔ مقدمہ اوجزاء المسالک اور مقدمہ فتاویٰ عزیزی کی روایت کے مطابق آپ کی ولادت باسعادت ۱۱۹۷ھ میں ہوئی۔ علم وعرفان کے اس پیکر کو آنکھ کھولتے ہی جو ماحول میسر آیا وہ علم وحکمت، زہد وتقویٰ اور معرفت الٰہی کے انوار وتجلیات سے بقعہ نور بنا ہوا تھا۔ آپ سند العارفین شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہٗ کے جذبہ اتباع شریعت سند المحدثین شاہ عبدالرحیم نوراللہ مرقدہٗ کے سے زہد، امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی سی حکمت، اور خاندان ولی اللّٰہی کے چراغان رشد وہدایت کے علم وعمل، تقویٰ وتوکل اور علوم ظاہریہ وباطنیہ سے سرشار تھے۔

اس خانہ ہمہ آفتاب میں آمد کے بعد آپ کے نانا حضرت سید شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت نے آپ کی صلاحیتوں کو ایسی جلا بخشی کہ آپ مرجع خلائق بن گئے۔ آپ کے حلقہ درس کو برصغیر ہندوستان کے علاوہ ترکستان اور عرب تک مقبولیت وشہرت حاصل ہوئی اور دور دراز سے سفر طے کر کے مشتاقان علم اس چشمہ نورانی سے حصول فیض کے لئے حاضر ہونے لگے اس قبولیت عامہ کو دیکھ کر بعض اوقات محدث العصر حضرت شاہ عبدالعزیزؒ فرط مسرت سے جھوم جاتے اور فرمایا کرتے کہ "تقریر اور انداز بیان میں اسماعیل (مراد سید المجاہدؒ شاہ اسماعیل شہیدؒ) تحریر میں رشید الدینؒ (مراد حضرت مولانا رشید الدین دہلوی) کو ید طولیٰ حاصل ہے۔ جبکہ علم حدیث وتفسیر اور فقہ میں مہارت تامہ کے ساتھ ساتھ زہد وتقویٰ میں اسحٰق (شاہ محمد اسحٰقؒ) طاق ہیں"۔

اس کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ مولانا سید نذیر حسین صاحب دہلویؒ جیسے محدث آپ کے حلقہ درس میں شرکت کو سعادت شمار کیا کرتے تھے۔

"تذکرہ علماء ہند میں ہے کہ جب حضرت امام الہند شاہ ولی اللہؒ کے چاروں فرزند یکے بعد دیگرے دار آخرت کو رحلت فرما گئے تو مسند علم وارشاد کے لئے علماء وصلحاء ہند کی نظر صرف آپ پر پڑی"۔

جب فرنگی نے ملک و اقتدار پر اپنا آہنی پنجہ گاڑ دیا اور اہل اسلام کی مخالفت شدت اختیار کر گئی، تو آپ نے اپنے بھائی مولانا محمد یعقوبؒ کے ہمراہ مکہ مکرمہ کی طرف سفر ہجرت اختیار کر لیا اور اپنی وفات تک وہیں مقیم رہے۔

آپ کی زندگی کا مقصد شریعت مقدسہ اور سنت نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم کا اتباع تھا۔ مسلکاً اہل سنت وجماعت حنفی تھے۔ مگر اختلافی مسائل میں احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑتے۔ کیونکہ آپ کا بیشتر وقت فتویٰ نویسی میں گذرتا تھا۔ آپ کی تصنیفات میں ترجمہ مشکوٰۃ، مسائل اربعین، تذکرۃ الصیام اور مائتہ مسائل شامل ہیں۔

مائتہ مسائل فتاویٰ کی نوعیت کی کتاب جس میں سوالاً جواباً دین کے بنیادی عقائد (توحید، رسالت، قیامت) اور زندگی میں پیش آنے والے ضروری مسائل کا تفصیلاً اور مدلل تذکرہ ہے۔

آئندہ اوراق میں ہم انشاءاللہ ان کا ترجمہ بالترتیب پیش کریں گے۔ یہ ترجمہ ہمارے فاضل دوست میاں ریاض الحق فاروق خطیب مسجد اشرفیہ سنت نگر لاہور کی کاوش کا نتیجہ ہے ——

(ادارہ)

○

سوال ۱: شریعت حقہ کی رو سے شرک کی حقیقت واضح کریں۔

جواب: شریعت کی رو سے الوہیت یا استحقاق عبادت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو ساجھی یا شریک جاننے کو شرک کہتے ہیں۔ جیسے مجوسی ذات باری میں تعدد واشتراک کے قائل ہوئے اور بت پرست حق عبادت میں غیر خدا کو

شریک جانتے ہیں۔

(شرح عقائد)

۲۔ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ شرک بمعنی کفر بھی مستعمل ہے۔ اور اس کی سزا کا تذکرہ حاشیہ خیالی میں بحوالہ قرآن مجید یوں ذکر کیا گیا۔

ان اللّٰہ لا یغفر ان یشرک به (نساء)

بے شک اللہ تعالےٰ مشرک کو ہرگز نہ بخشے گا۔

ملا عصمت اللہؒ فرماتے ہیں کہ یہاں شرک سے مراد کفر ہے۔

۳۔ امام الہند شاہ ولی اللہؒ فوز الکبیر میں فرماتے ہیں کہ:

"غیر اللہ میں صفات مختصہ کا ثبوت بھی شرک ہے جیسے عالم میں تصرف کرنا جس کی تعبیر کن فیکون ہے یا علم ذاتی جو حواس خمسہ، دلیل عقلی، الہام و خواب وغیرہ کے بغیر حاصل ہو۔ شفائے مرض کسی پر لعنت و پھٹکار یا یوں سمجھنا فلاں کی ناراضگی بدبختی، تنگدستی اور شقاوت کا سبب یا اس کی مہربانی فراخی رزق، تندرستی وغیرہ کا باعث ہے"۔

۴۔ لغت حدیث کی کتاب نہایہ میں ذکر ہے کہ:

"جس نے غیر اللہ کے نام کی قسم کھائی اس نے شرک کیا کیونکہ قسم صرف اللہ کے ہی نام پاک سے اٹھانا چاہیئے"۔

۵۔ اسی نہایہ میں مذکور ہے کہ "فال بد یعنی کسی جانور سے بدشگونی لینا" کیونکہ اس جانور کو حصول نفع یا دفع ضرر میں اللہ کے ہم پلہ ٹھہرایا گیا ہے"۔

اور ہر چیز اللہ پر توکل اور بھروسہ کے زوال کا سبب بنتی ہے۔

۶۔ شرک بمعنی ریاکاری بھی مستعمل ہے جیسا کہ ایک حدیث میں ہے سید کائنات علیہ التحیۃ والتسلیمات کا فرمان ہے کہ "میری امت میں شرک چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ مخفی انداز میں داخل ہو جاتا ہے" اور اس سے مراد ریاکاری لیا گیا۔ کیونکہ ریاکار نے اپنے عمل کے اجر و ثواب میں غیر اللہ کو شریک گردانا حالانکہ فرمان ربانی ظاہر ہے کہ:

ولا یشرک بعبادۃ ربه احدا

اپنے رب کی عبادت (کے اجر) میں کسی کو بھی شریک نہ کر۔

۷۔ شرک بمعنی ٹونہ بھی مستعمل ہے۔ یعنی کسی کی محبت کے حصول یا کسی کے درمیان دشمنی پیدا کرنے کے لئے سحر، جادو اور ٹونہ وغیرہ کرنا۔ اس ضمن میں صاحب نہایہ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی ایک روایت بھی نقل فرمائی ہے۔

کیونکہ ساحر یا ٹونہ کرنے والے نے اپنے اس فعل غیر شرعی کو مشیت الٰہی کے خلاف ایک مؤثر حقیقی گردانا ہے۔

کتاب وجوہ القرآن میں فقیہہ اسمٰعیل بن احمد الفریری نے تحریر فرمایا کہ عبادت الٰہی میں کسی کو شریک و برابر بنانا شرک ہے اور یہ برابری کئی طرح ہے۔ اول یہ کہ غیر خدا کا نام ذریعہ تقرب سمجھ کر پڑھے (مثلاً اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے ہر حال میں یا علی، یا پیر دستگیر، یا رسول اللہ وغیرہ کلمات کا ورد کرنا۔ حاشیہ از مصنفؒ)

دوم یہ کہ نام رکھتے ہوئے غیر اللہ کے تقرب کے لئے ان کی جانب نسبت کرنا۔ جیسے بندہ فلاں و عبد فلاں (چنانچہ بندہ علی، بند حسن، پیر بخش، نبی بخش، عبدالنبی وغیرہ، حاشیہ از مصنفؒ) اور یہ شرک فی الاسماء کہلاتا ہے۔

سوم یہ کہ نذر، قربانی اور ذبح وغیرہ جس میں غیر اللہ کو شریک گردانا (مثلاً شیخ سدوؒ کا بکرا، سید احمدؒ کی گائے، شیخ عبدالقادرؒ کی گیارہویں، امام جعفر صادقؒ کے کونڈے، بی بی فاطمہؓ کے پیالے وغیرہ حاشیہ از مصنفؒ)

چہارم دفع مصیبت کے لئے غیر اللہ کے نام کا وظیفہ کرنا (یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ، یا علی مدد، بگرداب بلا افتاد کشتی، مدد کن یا معین الدین چشتی وغیرہ وظائف)

پنجم حصول نفع کے لئے بالاستقلال غیر اللہ کی طرف رجوع کرنا۔ جبکہ یہ رجوع بطور وسیلہ و توسل نہ ہو۔

ششم علم و قدرت کی وسعت کے معاملہ میں اللہ تعالےٰ کے برابر کسی کو سمجھنا۔ امام نسائی و ابن ماجہ نے عبداللہ بن عباسؓ سے ایک روایت نقل فرمائی کہ:

"ایک روز ایک شخص خدمت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا مَاشَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ یعنی جو اللہ اور آپ کی مرضی۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَجَعَلْتَنِیْ لِلّٰهِ نِدًّا کیا تو نے مجھے خدا کا شریک بنا دیا ہے۔ اس کی

(باقی ۱۴ پر)

تعارف سورۂ اخلاص

خورشید احمد گنگوہی، لاہور

ہم دیکھتے ہیں کہ جو سیارے چھوٹے نظر آتے ہیں وہ درحقیقت اس دنیا سے بھی عظیم و وسیع تر ہوتے ہیں اسی طرح سورۂ اخلاص بظاہر قرآن حکیم کی چھوٹی سی سورت ہے لیکن اس میں معانی و مطالب کی ایک خوبصورت کائنات جھلمل جھلمل کر رہی ہے۔

اس سورت کے مکی یا مدنی ہونے میں اختلاف ہے ـــــ بعض روایات میں آتا ہے کہ مشرکین مکہ نے یہ سوال اٹھایا تھا کہ اللہ تعالےٰ کس چیز سے بنا ہے؟ مثلاً سونا، چاندی یا کسی اور شے سے۔ بعض دوسری روایات میں یہ سوال یہود مدینہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ حضرت قتادہؓ نے مدنی کہا ہے لیکن حضرات عبداللہؓ ابن مسعود، حسن بصری عطاء، عکرمہ اور جابرؓ کے نزدیک یہ سورت مکی ہے۔

اس میں چار آیتیں ہیں، پندرہ کلمے اور سینتالیس حروف ہیں اس کا نام اخلاص ہے اور اخلاص ہی اس کا مضمون ہے۔ اخلاص کا مطلب ہے کہ خدائے واحد پر اس طرح ایمان لایا جائے کہ اس کی ذات، صفات، حقوق اور اختیارات میں کسی دوسرے کی شرکت کا شائبہ تک نہ ملے۔ اللہ تعالےٰ کو ماننا تو انسانی فطرت کا بدیہی تقاضا ہے یہی وجہ ہے کہ دنیا نے ہمیشہ اللہ کے وجود کو تسلیم کیا ہے اور کبھی کسی نے اس کو ماننے سے انکار نہیں کیا۔ لیکن توحید الٰہی کے سب سے بڑے دشمن ابلیس لعین نے انسان کو قسم قسم کے فریب دے کر اس ماننے میں ایسی ایسی ملاوٹیں کی ہیں کہ ماننا اور نہ ماننا دونوں یکساں ہو کر رہ گئے ہیں انسانوں پر توحید کی اصل حقیقت کو بے نقاب کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے وقتاً فوقتاً اپنے نبی اور رسول بھیجے لیکن کمزور انسان بار بار اس حقیقت کو پا کر کھوتا رہا۔ توحید ہی کی حفاظت کے لئے حضرت نوحؑ نے اپنے بیٹے کو طوفان الٰہی کی موجوں کا لقمہ بنتے دیکھا۔ اسی سرمائے کی حفاظت کے لئے حضرت ابراہیمؑ نے باپ کو چھوڑا، قوم سے ہجرت کی۔ اور اپنی اولاد کو ایک وادیٔ غیر ذی زرع میں بسایا تاکہ وہ مشرکانہ ماحول سے دور رہ کر صرف ایک خدا کی عبادت کرتے رہیں اور اسی کی توحید و بندگی کے نغمے الاپتے رہیں۔

لیکن آپ کی ذرّیت نے آپ کے تعمیر فرمودہ مرکز توحید (بیت اللہ) کو ایک بت خانے کی شکل میں تبدیل کر دیا۔ حتیٰ کہ مشرکین مکہ خود تراشیدہ بتوں کی حمایت میں اتنے متعصب ہو گئے کہ خدائے ذوالجلال کے آخری رسول حضرت محمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ واصحابہ وسلم کی پیش فرمودہ دعوت توحید کو روکنے کے لئے مشکلات کا ہجوم اور مصائب کا پہاڑ کھڑا کر دیا بالآخر آنحضرتؐ نے ان کے جواب میں غیرت الٰہی سے لبریز وہ فیصلہ کن اعلان فرما دیا جو سورۂ کافرون میں موجود ہے۔

اس اعلان حق کا تعلق اگرچہ قریش اور مشرکین مکہ سے تھا لیکن عرب میں اہل کتاب

کے بھی مختلف قبائل تھے اور یہ سب شیطان مردود کی پیروی میں شرک کی گھناؤنی قسموں میں مبتلا تھے۔ آنحضرتؐ کے مکی دور میں تو ان کی مخالفت زیرِ نقاب رہی کیونکہ یہ لوگ اس انتظار میں تھے کہ اسلام ان کے عقائد و اعمال کو قریش کے مقابل کچھ اونچا درجہ دے گا لیکن قرآن حکیم نے جب یہود و نصاریٰ کی مشرکانہ روش پر زبردست تنقید کی تو یہ دونوں گروہ بھی علانیہ مخالفت پر اتر آئے اور اس طرح مخالفین توحید کے تینوں گروہوں مشرکین، یہود اور نصاریٰ نے آپس میں گٹھ جوڑ کرکے تحریک اسلام کو روکنے کے لئے ایک متحدہ محاذ قائم کر لیا۔ ایسے حالات میں اس بات کی ضرورت مزید بڑھ گئی کہ کوئی ایسی جامع صورت نازل ہو جو اخلاص کی حقیقت کو واضح کرکے شرک کے تمام راستوں کو مسدود کر دے — چنانچہ اس سورت میں توحید و اخلاص کا ہر پہلو نمایاں کر دیا گیا ہے اور اس کو قرآن مجید کے نورانی اوراق پر سب سے آخر میں جگہ دی گئی ہے۔ اگرچہ اس کے بعد دو سورتیں یعنی معوّذتین اور ہیں لیکن وہ بھی قصرِ توحید کے محافظوں کی حیثیت رکھتی ہیں اور شیطان کی رخنہ اندازیوں سے حفاظت کے لئے وہ اس کے ساتھ لگا دی گئی ہیں۔

غور فرمائیے۔ قرآن حکیم کی ترتیب میں سب سے پہلے توحید و اخلاص کے مضمون پر مشتمل سورت "الفاتحہ" کو جگہ دی گئی ہے اور پھر سب سے آخر میں بھی توحید و اخلاص ہی کی سورت "الاخلاص" کو جگہ ملی ہے اسی غور و فکر سے اسلام میں توحید کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے اور پتہ چلتا ہے کہ مسلمان کے دین میں اول بھی توحید ہے اور آخر بھی توحید۔

سورۂ فاتحہ میں خدا کی شکرگزاری کا حق اس پہلو میں سمجھایا گیا ہے کہ وہی رب العٰلمین بھی ہے اور وہی مالک یوم الدین بھی اور سورہ الاخلاص میں اللہ تعالیٰ کی مثبت و منفی دونوں صفات بیان کی گئی ہیں اور یہی صفات قصرِ دین اسلام کی تعمیر میں بنیاد کی اینٹوں کی حیثیت رکھتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو قصرِ دین کی ایک ایک اینٹ کا محافظ بنائے۔ غلبۂ توحید اور شرک کا استیصال کرنے کی ہمت نصیب فرمائے۔ آمین!

بقیہ: سو مسائل

بجائے یوں کہو مَاشَاءَ اللّٰہُ وَحْدَہٗ یعنی جو اللہ وحدہٗ لاشریک کی مشیت۔ نیز امام احمد، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے حذیفہ بن الیمانؓ سے ایک روایت نقل فرمائی کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لَاتَقُوْلُوْا ماشاء اللّٰہ وماشاء فلان۔ یعنی یہ مت کہو کہ جو اللہ چاہے اور جو فلاں شخص چاہے بلکہ یوں کہو کہ ماشاء اللّٰہ ثم ماشاء فلان یعنی اللہ کی مشیت اور پھر فلاں کی مرضی۔

۸۔ افعال شرکیہ کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے بھی بعض افعال کو شرک کہا جاتا ہے ان سے بھی پرہیز لازم ہے جیسے علماء و مشائخ کی قدم بوسی کرنا۔ یا ان کے سامنے زمین کو بوسہ دینا جیسا کہ تحفۃ الملوک اور درمختار میں اس مسئلہ پر سیر حاصل بحث موجود ہے خلاصہ اس کا یہ ہے کہ:

"بعض لوگ جو علماء و مشائخ؛ اور وڈیروں کے سامنے زمین کو چومتے ہیں یا بذات خود ان کی قدم بوسی کرتے ہیں یہ حرام ہے۔ اس فعل شنیع کا ارتکاب کرنے والا اور اس کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھنے والا دونوں گناہ کبیرہ کے مرتکب ہیں کیونکہ یہ عبادت غیر اللہ کے مشابہ ہے۔"

(ف: عبارت مذکورہ بالا سے معلوم ہوا کہ مزارات اولیاءؒ کو بوسہ دینا اور وہاں سجدہ کرنا ممنوع و محذور ہے۔ اور اس کی وجہ بھی بت پرستوں کی مشابہت ہے۔ سید قطب الدینؒ)

جاں نثارانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

چند بکھری داستانیں، چند شگفتہ تذکرے

عزیز الرحمٰن مفتی مدنی

دشمنان اسلام کا اسلام پر ایک بڑا اعتراض یہ بھی ہے کہ "اسلام کی اشاعت طاقت کے زور پر ہوئی"۔ اس اعتراض کا جواب ہزارہا مصنفوں اور مؤرخوں نے اپنے اپنے طرز پر دیا ہے۔ جس کی تفصیل سے شاید کوئی ناآشنا ہو۔

یہ بات ہرگز فراموش نہیں کی جاسکتی۔ کہ اشاعتِ اسلام میں جہاں اسلامی تعلیمات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ کو دخل ہے، تقریباً اسی قدر حضرات صحابہؓ کی قربانیوں اور ان کی اپنے پیغمبر سے والہانہ عقیدت و محبت کا بھی حصہ ہے۔ ایک عیسائی مؤرخ لکھتا ہے:

عیسائی اس کو یاد رکھیں تو اچھا ہو کہ محمد صلعم کے مسائل نے وہ درجہ نشۂ دینی کا آپ کے مبلغین میں پیدا کر دیا، جس کو عیسیٰؑ کے ابتدائی پیروؤں میں بھی تلاش کرنا بے فائدہ ہے۔ جب عیسیٰؑ کو سُولی پر لے گئے تو ان کے پیرو بھاگ گئے، ان کا نشۂ دینی جاتا رہا۔ اور اپنے مقتدا۔ کو موت کے پنجے میں گرفتار چھوڑ کر چلے دیئے۔ برعکس اس کے محمد صلعم کے پیرو اپنے مظلوم پیغمبر کے گرد آئے۔ اور ان کے بچاؤ میں اپنی جانیں خطرہ میں ڈال دیں —

(سیرۃ النبی ص۱۷۰ ج ۱)

ذیل میں چند واقعات حضراتِ صحابہؓ کی عقیدت و محبت کے پیش کئے جا رہے ہیں۔ جن سے حضراتِ صحابہؓ کی جاں نثاری اور محبت اور آپؐ کا اپنے صحابہؓ سے تعلق خاطر ظاہر ہوگا۔

حضرت سعد بن ربیع

یہ جنگِ اُحد میں شہید ہوئے۔ جنگ ختم ہونے کے بعد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے ایک نے دیکھا کہ زخموں میں پڑے دم توڑ رہے ہیں۔ پوچھا کیا حال ہے۔ سعدؓ نے کہا کہ تم مجھے اب مردہ ہی سمجھو، لیکن مہربانی فرما کر حضورؐ کی خدمت میں میرا سلام عرض کر دینا۔ اور میری طرف سے یہ بھی گذارش کر دینا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو وہ بہترین جزا عطا فرمائے جو کسی نبی کو کسی اُمّت کی ہدایت پر نہ دی گئی ہو۔ قوم کو میری طرف سے یہ کہہ دینا کہ جب تک ایک جھپکنے والی آنکھ بھی تم میں سے باقی رہے، اس وقت تک اگر دشمن نبی صلعم تک پہنچ گیا تو خدا کے حضور میں تم کوئی عذر نہ پیش کر سکو گے۔

ایک صحابی کا بیان ہے کہ میں حضرت ابوبکرؓ سے ملنے گیا، ان کی چھاتی پر ایک چھوٹی بچی بیٹھی تھی جسے وہ بار بار چومتے اور پیار کرتے تھے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ فرمایا یہ سعد بن ربیع کی بیٹی ہے، وہ مجھ سے بھی برتر تھا — اور قیامت کے دن وہ نقیبان محمدی میں شمار کیا جائیگا۔

(رحمۃ اللعالمین ص۱۴۳ ج ۱)

حضرت عمارہ بن زیادؓ

اسی جنگ میں حضرت عمارہ بن زیادؓ بھی شہید ہوئے لیکن عجیب اتفاق ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زخمیوں کو دیکھتے پھر رہے ہیں۔ ان کی لاش کے قریب جب تشریف لے جاتے ہیں تو یہ آنکھ کھول دیتے ہیں، آپؐ ان سے دریافت کرتے ہیں، کہ عمارہ! کوئی خواہش ہے؟ حضرت عمارہ سرک کر اپنا سر آپ کے قدموں پر رکھ دیتے ہیں اور جان، جان آفریں کے سپرد کر دیتے ہیں۔ گویا کہ زبان کی بجائے اپنے عمل سے جواب دیتے ہیں۔

منم دہمیں تمنا کہ بوقت جاں سپردن
برخ تو دیدہ ہاشم تو دردن دیدہ باشی

اسی مضمون کو اُردو کے ایک شاعر نے یُوں ادا کیا ہے ؎

نکل جائے جاں تیرے قدموں کے اُوپر
یہی دل کی حسرت، یہی آرزو ہے

بنو دینار کی ایک عورت

بنو دینار کی ایک عورت تھی، جس کا باپ، بھائی اور شوہر اسی جنگ میں شہید ہوگئے تھے، وہ کہتی تھی کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھا دو، جب دُور سے اس نے چہرۂ انور دیکھا، تو بے اختیار کہہ اُٹھی۔ کل مصیبت بعدک جلل یعنی اب تمام مصیبتیں ہیچ ہیں ——

مَیں بھی اور باپ بھی، شوہر بھی برادر بھی فِدا
اے شہ دیں تیرے ہوتے ہوتے کیا چیز ہیں ہم

(رحمۃ اللعالمین ص ۱۴۳ ج ۱)

حضرت خبیبؓ

حضرت خبیبؓ ان سات آدمیوں میں سے ہیں کہ جن کو ظالم قریش نے دھوکہ سے گرفتار کر لیا تھا، چند دن قید رکھا اور بالآخر ایک دن سولی پہ لے جا کر کھڑا کر دیا۔ اور کہا، اگر اسلام چھوڑ دو تو جان بخشی ہو۔ انہوں نے انکار کر دیا۔ ایک سخت دل نے ان کے جگر کو برچھی سے چھیدتے ہوئے پوچھا۔ اب بھی محمدؐ کو پسند کروگے؟ انہوں نے جوش میں جواب دیا۔ خدا جانتا ہے کہ مَیں تو یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ میری جان چھُوٹ جانے کے لئے حضور صلعم کے قدم مبارک میں ایک کانٹا بھی لگ جائے اپنے اس ہولناک قتل کے وقت انہوں نے یہ چند اشعار فی البدیہہ کہے۔ جن کا ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے۔ (واللہ اعلم)

انبوہ در انبوہ لوگ میرے گرد کھڑے ہیں۔ اور
• انہوں نے بڑی جماعتوں کو بُلا لیا ہے، یہ سب کے سب عداوت نکال رہے ہیں۔ اور میرے خلاف جوش دکھا رہے ہیں۔ اور میں اس ہلاکت گاہ میں بندھا ہوا ہوں۔ قبیلوں نے اپنی عورتوں اور بچّوں کو بھی بُلا رکھا ہے۔ اور مجھے ایک بلند مضبوط لکڑی کے پاس لے آئے ہیں۔ انہوں نے کہہ دیا ہے کہ کفر اختیار کرنے سے مجھے آزادی مل سکتی ہے۔ مگر اس سے تو موت میرے لئے بہت سہل ہے۔ میری آنکھوں سے آنسو لگاتار جاری ہیں مگر کچھ ناشکیبائی نہیں ہے۔ میں دشمن کے سامنے نہ نہ عاجزی کروں گا اور نہ روؤں گا، اور نہ چلاؤں گا۔ میں جانتا ہوں، کہ میں خدا کی طرف جا رہا ہوں۔ موت سے مجھے ڈر نہیں کہ میں مَر جاؤں گا۔ لیکن ہاں تو لپٹ جانیوالی آگ کے خون چوسنے سے ڈرتا ہوں۔

اس عرش عظیم کے مالک نے مجھ سے کوئی خدمت لینی چاہی، اور مجھے صبر کے لئے فرمایا ہے اب انہوں نے زود کوب سے میرا تمام گوشت کوٹ دیا ہے۔ اور میری اُمید جاتی رہی ہے، میں اپنی درماندگی اور بے وطنی اور بے کسی کی فریاد اور ان ارادوں کی (جو میرے جان توڑنے کے بعد یہ لوگ رکھتے ہیں) خدا سے کرتا ہوں۔ بخدا جب میں اسلام پہ جان دے رہا ہوں تو یہ پروا نہیں کرتا کہ راہِ خدا میں کسی پہلو پہ گرتا۔ اور کیونکر جان دیتا ہوں۔ خدا کی ذات سے اگر وہ چاہے یہ بالکل امید ہے کہ وہ پارہ ہائے گوشت کے ہر ٹکڑے کو برکت عطا فرمائے۔

حضرت خبیبؓ نے سب سے آخر میں یہ فرمایا:۔

اللھم بلغنا رسالۃ رسولک فبلغہ مایصنع

اے خدا ہم نے تیرے رسُولؐ کا پیغام پہنچا دیا۔ اب تو اپنے رسول کو ہمارے حال کی خبر کر دے۔

—— حضرت سعید بن عامرؓ (حضرت فاروق اعظمؓ کے عمال میں سے تھے) یکبارگی بیہوش ہو جایا کرتے تھے۔ دریافت کیا گیا تو عرض کیا کہ میں کبھی کبھی حضرت خبیبؓ کے سولے والے واقعہ کا خیال آتے ہی بیہوش ہو جاتا ہوں۔ مَیں اس وقت اس مجمع میں موجود تھا۔ (رحمۃ اللعالمین ص ۱۴۲ ج ۱)

ص ۱۸ سے آگے

خبردار کیا جاتا ہے کہ :؎

خواہانِ نوکری نہ رہیں طالبانِ علم
قائم ہوئی ہے رائے یہ اہلِ شعور کی

حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ

امراء وحکام سے زندگی بھر کنارہ کش رہے

(مولانا محمد میاں صدیقی)

مولانا کا تعلق ایک بلندپایہ علمی خاندان سے تھا۔ والد کی طرف سے صدیقی اور والدہ کی طرف سے فاروقی النسب تھے۔ مثنوی مولانائے روم کے خاتم مفتی الٰہی بخش اور مولانا فخرالدین رازی آپ کے اجداد میں ہیں۔ آبائی وطن یوپی کا مردم خیز قصبہ کاندھلہ ضلع مظفرنگر تھا۔

آپ کے والد محترم حافظ محمد اسماعیل بھوپال میں محکمہ جنگلات کے مہتمم تھے ۱۹۰۰ عیسوی میں وہیں آپ پیدا ہوئے ۹ سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کیا۔ ابتدائی دینی تعلیم مولانا اشرف علی تھانوی کی زیرنگرانی خانقاہ اشرفیہ تھانہ بھون میں حاصل کی۔ اس کے بعد مدرسہ عربیہ مظاہرالعلوم سہارن پور چلے گئے اور تفسیر، حدیث، فقہ اور دیگر مروّج علوم کی تکمیل کی۔ مولانا خلیل احمد سہارنپوری، مولانا ثابت علی صاحب جیسے جلیل القدر علماء سے علمی استفادہ کیا ——
۱۹ برس کی عمر میں سندِ فراغ حاصل کی۔ اس وقت دارالعلوم دیوبند، ملک بلکہ تمام عالم اسلام کے جہاندیدہ فن کا مرکز بنا ہوا تھا۔ وہاں کے افق پر پیغمبرانہ علوم کے ماہ و نجوم کا جھرمٹ تھا۔ آپ نے ان درخشندہ ماہ و نجوم سے بھی کسب نور کا ارادہ کیا اور مظاہرالعلوم سہارنپور سے سندِ فراغ لے کر دارالعلوم دیوبند چلے گئے اور وہاں دوبارہ دورۂ حدیث پڑھا اور علامہ انورشاہ کشمیریؒ، علامہ شبیراحمد عثمانیؒ اور مفتی عزیزالرحمان جیسے مایہ ناز اساتذہ کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا۔

تدریسی زندگی

۱۹۲۱ء سے آپ کی تدریسی زندگی کا آغاز ہوا۔ سب سے پہلے مدرسہ امینیہ دہلی سے تعلق قائم ہوا لیکن وہاں صرف ایک سال رہے۔ آئندہ سال دارالعلوم کی کشش آپ کو دیوبند کھینچ لائی۔ یہ آپ کے لیے بہت بڑا اعزاز تھا کہ ایک سال قبل جن عظیم اساتذہ کے آگے آپ نے زانوئے ادب تہ کیا تھا انہوں نے آپ کی علمی صلاحیتوں کو بھانپ لیا تھا۔ علامہ محمد انورشاہ کاشمیری، مولانا محمد احمد (مہتمم دارالعلوم) مولانا حبیب الرحمان عثمانی نے دارالعلوم میں آنے کی دعوت دی۔ قدرت نے آپ کو یہ شرف بخشا کہ علامہ انورشاہ کاشمیری، علامہ شبیراحمد عثمانی اور مفتی عزیزالرحمان جیسے جلیل القدر اساتذہ کے پہلو بہ پہلو مسندِ درس پر فائز ہوں۔ تقریباً دس برس دارالعلوم سے وابستگی رہی۔ اس کے بعد بعض وجوہ کی بناء پر آپ حیدرآباد دکن چلے گئے۔

حیدرآباد دکن کم وبیش نو برس قیام رہا۔ اگرچہ وہاں نہ دارالعلوم سے وابستگی جیسی نعمت تھی اور نہ علامہ انورشاہ اور علامہ عثمانی جیسے علم وحکمت کے سرچشموں کا قرب مگر اس اعتبار سے حیدرآباد دکن کا زمانہ قیام آپ کی زندگی کا ایک قیمتی حصہ گردانا جا سکتا ہے کہ "تعلیق الصبیح شرح مشکوٰۃ المصابیح" جیسی عظیم اور مایۂ ناز کتاب کی تالیف کا موقع ملا اور اس کی ابتدائی چار جلدیں وہیں کے دَوران قیام دمشق جا کر طبع کرائیں۔

تعلیق الصبیح عربی زبان میں تھی اور علمی نقطہ نظر سے اتنی ٹھوس اور بلند کہ علمائے ہند کے علاوہ مصر، شام اور حرمین شریفین کے علماء نے اس کو قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھا اور اس پر تقاریظ لکھیں۔ تعلیق الصبیح کی اشاعت ہند سے نکل کر عرب ممالک میں آپ کے تعارف کا ذریعہ بنی۔

نظریۂ پاکستان سے وابستگی

علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کے خصوصی شاگرد ہونے کے علاوہ قدرت نے ان سے خاندانی رشتے بھی قائم کر دیے اور پھر مولانا کو تحریک پاکستان کے بارے میں علامہ عثمانیؒ کی رائے اور نظریات سے کامل اتفاق تھا۔ عملاً سیاست میں حصہ

نہ لینے کے باوجود آپ ہمیشہ اپنی ذاتی اور علمی مجلسوں میں نظریۂ پاکستان اور دو قومی نظریے کی زبردست تبلیغ کرتے رہے۔ ہمیشہ یہی فرماتے کہ :

"مجھے سب سے زیادہ بُغض ہندو سے ہے"

کسی بڑے سے بڑے آدمی سے بھی ہندو مسلم اتحاد کی بات سننے کے لیے تیار نہیں ہوتے تھے۔ نظریۂ پاکستان سے والہانہ عشق ۱۹۴۹ء میں پاکستان لے آیا۔ امیر ریاست بہاولپور کی دعوت پر بطور شیخ الجامعہ جامعہ عباسیہ آپ بہاولپور تشریف لے گئے اور دو برس کے قریب بہاولپور میں قیام رہا۔

لاہور میں حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحبؒ خلیفۂ خاص حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی سعی و کاوش سے جامعہ اشرفیہ کے نام سے ایک دینی درسگاہ کا قیام عمل میں آچکا تھا۔ تقسیمِ ہند کے خونچکاں ہنگاموں اور واقعات نے علم و حکمت کے جن موتیوں کو بکھیر دیا تھا مفتی صاحب انہیں سمیٹنے کی کوشش کر رہے تھے۔ مولانا جامعہ اشرفیہ کے سالانہ جلسہ میں شمولیت کی خاطر لاہور تشریف لائے اور حضرت مفتی صاحب کی نگاہِ انتخاب نے ان کو چُن لیا۔ حضرت مفتی صاحب نے مولانا سے فرمایا :-

"مَیں آپ کو پراٹھا اور پلاؤ چھوڑ کر سوکھی روٹی کی دعوت دیتا ہوں"

مولانا نے بلا تأمل جواب دیا کہ :-

"حضرت! خدمتِ دین کی خاطر مجھے منظور ہے"

مولانا کو احساس تھا کہ جامعہ عباسیہ سے وابستگی کی صورت میں شاید خدمتِ دین کا حق ادا نہ ہو سکے۔ اس لیے ان تمام مادی منافع سے قطع نظر کر لی جو سرکاری ملازمت سے وابستہ تھے۔ چنانچہ لاہور چلے آئے اور زندگی کے آخری لمحہ تک جامعہ اشرفیہ سے وابستہ رہے۔

مرکزِ تبلیغ

آپ کی تبلیغی سرگرمیوں کا محور یوں تو پورا ملک تھا اور کراچی سے پشاور تک تبلیغی جلسوں میں شمولیت فرماتے لیکن آپ کی دعوت و ارشاد کا اصل مرکز بیس برس تک نیلہ گنبد رہا۔

تصنیف

تقریباً تمام دینی موضوعات پر قلم اٹھایا — تصانیف کی تعداد ایک سو کے اوپر ہے۔ تعلیق الصبیح (عربی)، معارف القرآن، سیرت مصطفیٰؐ، تراجم بخاری، عقائد اسلام، اصول اسلام، خلافت راشدہ، اسلام اور نصرانیت خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ تفسیر، حدیث اور عقائد کے علاوہ آپ کے سب سے زیادہ رسائل عیسائیوں اور قادیانیوں کے رَد میں ہیں۔

اخلاق و عادات

ہمیشہ انتہائی سادہ زندگی گزاری اس قدر علم و فضل کے باوجود کبھی اس کی نمائش نہیں کی۔ خود آپ کے شاگرد آتے تو ان کے لیے اپنے ہاتھ سے کھانا لے کر آتے۔ ہر ایک سے سادہ اور بے تکلف گفتگو فرماتے۔ امراء اور حکام سے زندگی بھر کنارہ کش رہے۔ بڑے بڑے لوگوں نے ان سے اپنی شخصیت اور وابستگی کا اظہار کیا۔ مگر کبھی کسی سے کوئی دنیوی غرض بیان نہیں کی۔

بارہا مولانا کو یہ کہتے سنا کہ :-

"اگر مَیں اہل دنیا کے آگے ہاتھ پھیلاتا تو میری اولاد کو نوکریاں کرنے کی ضرورت نہ ہوتی"

مگر فرماتے کہ :-

"مجھے یہ دیکھ کر روحانی سکون ہوتا ہے کہ میرا ہر بچہ اپنی استعداد اور محنت کے مطابق روزی کما رہا ہے"

آج کے دَور میں جب لوگوں نے دولت ہی کو سب کچھ سمجھ لیا ہے۔ زندگی بھر قناعت کے ساتھ گزر کرنا اور اور تمام تر ظاہری وسائل اور مواقع موجود ہونے کے باوجود خالی ہاتھ دنیا گزر جانا ایک مافوق الفطرت کارنامہ ہے — ایک عظیم الشان لائبریری اور قیمتی مسوّدات کے سوا پسماندگان کے لیے کچھ نہیں چھوڑا۔ (بشکریہ نوائے وقت)

اب آئیے تعلیم جدید کی برکات کے متعلق کچھ اور جائزے لیں۔ یہ امرِ مسلّمہ ہے کہ جب تک ہمارے پاس پڑھے لکھے لوگوں کی تعداد کم تھی، اس وقت ہر معمولی نوشت و خواند سے واقف کے لئے کسی نہ کسی نوعیت کی سرکاری نوکری ملنا سہل تھا۔ لیکن رفتہ رفتہ لوگوں میں جب یہ خیال عام ہونے لگا کہ تعلیم پا کر بڑی بڑی نوکریاں اور مراتب حاصل کئے جانے چاہئیں تو پھر لوگوں کا اس طرف ہجوم ہو گیا اور آج صورتِ حال یہ ہے کہ سارے پڑھے لکھے لوگوں کا رخ حکومت کے دروازوں کی طرف ہے، اور ہر جگہ اسامیوں سے کئی گنا زیادہ امیدواروں کی تعداد نظر آتی ہے۔ چنانچہ انہیں

(باقی ۱۶ پر)

انجمن کے شب و روز

مرتّب : ظہیر میر

۲۳ راگست بروز پیر: خطیب اسلام حضرت مولانا محمد اجمل خاں صاحب مدظلہ العالی حضرت اقدس دامت برکاتہم العالیہ سے ملنے کے لئے تشریف لائے — حضرت اقدس کا مولانا اجمل خان صاحب سے گہرا تعلق ہے۔ حضرتِ اقدس اکثر فرمایا کرتے ہیں کہ خطیبِ اعظم حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ ایسا مقرر تو شاید اب پیدا نہ ہو سکے۔ لیکن آج کے دَور میں اگر کسی نے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی جھلک دیکھنا ہو تو وہ مولانا اجمل خاں صاحب کے ولولہ انگیز خطاب کے دَوران دیکھے۔ رات گئے تک مختلف موضوعات پر دونوں بزرگوں میں بات چیت ہوتی رہی اور خصوصًا نظام العلماء پاکستان کی موجودہ صورتِ حالات پر غور و خوض کیا گیا۔ اس ملاقات میں صاحبزادہ مولانا محمد اجمل قادری صاحب بھی موجود تھے۔

۲۴ راگست بروز منگل: آج کل شیرانوالہ میں عید کا سماں نظر آتا ہے۔ ملک کی جیّد اور بزرگ شخصیات ان دنوں شیرانوالہ میں قیام پذیر ہیں۔ ۲۴ راگست کو دین پور کے موجودہ سجادہ نشیں حضرت مولانا سراج احمد صاحب دین پوری اور میاں مسعود صاحب دین پوری دامت برکاتہم العالیہ تشریف لائے۔ اسی رات تقریباً نو بجے بنات پبلک سکول کے ایک کشادہ کمرے میں حضرت اقدس دامت برکاتہم العالیہ نے ان حضرات سے ملاقات فرمائی۔ حضرت اقدس نے دونوں حضرات کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نامۂ مبارک کا عکس مبارک پیش کیا جس پر اُس انگوٹھی سے مہر بھی لگی ہوئی ہے جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و اصحابہ وسلم نے اپنے دور کے حکمرانوں کو دعوتِ اسلام دینے کے لئے جو گرامی نامے تحریر فرمائے، ان پر لگانے کے لئے بطور خاص بنوائی تھی۔ اور وہ سرمہ بھی میں روضۂ اطہرؐ کی غبارِ شفا شامل ہے پیشِ کیے۔ دونوں بزرگوں نے نہایت ادب اور شوق سے یہ نادر تحفے قبول فرمائے، منظر دیدنی تھا۔ حضرت مولانا سراج احمد صاحب دینپوری دامت برکاتہم دیر تک حضرت اقدس سے گفتگو فرماتے رہے۔ حضرت دین پوری نے فرمایا کہ یہ ہمارا اپنا گھر ہے۔ ہمیں یہاں آکر ہر طرح کا سکون میسّر آتا ہے۔ حضرت اقدس نے بھی جواب میں ایسے ہی خیالات کا اظہار فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ کہ یہ یقیناً آپ ہی کا گھر ہے آپ جب چاہیں تشریف لائیں۔ ہمارے لئے آپ کی آمد سے بڑی اور کوئی خوشی نہیں ہو سکتی۔ حضرت دینپوری تین چار روز تک یہاں قیام فرما رہے۔ اس دوران ہر روز قطب الاقطاب حضرت لاہوریؒ کے مزارِ مبارک پر حاضری ہوتی رہی۔ مزار شریف پر کافی دیر تک ذکر و فکر اور استغراق کی کیفیت جاری رہتی۔ حضرت دینپوری حضرت لاہوریؒ کے خصوصی تربیت یافتہ اور ان کے شاگرد ہیں۔

۲۵ راگست بروز بدھ:

مولانا میاں محمد اجمل قادری صاحب مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ میں مجلس ذکر میں شرکت کی ۔ مولانا میاں محمد اجمل قادری صاحب نے مجلسِ ذکر کے بعد "ذکر اللہ کی اہمیت" کے موضوع پر بڑا پُراثر خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ کے ذکر سے دلوں کے زنگ دور ہوتے ہیں اور آج کے دَور میں انسان مادی مشکلات میں جس طرح پھنستا چلا جا رہا ہے دل اتنے ہی مردہ ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ ذکر اللہ کی کثرت سے اپنے دلوں کو منور کیا جائے ۔ میاں صاحب نے فرمایا کہ دنیا میں کوئی چیز اللہ کے ذکر سے بڑھ کر دلوں کو سکون و طمانیت نہیں دے سکتی۔ آپ نے فرمایا کہ اگر آج بھی ہم اجتماعی حیثیت سے اللہ کے ذکر کو کثرت سے اپنا لیں گے تو اللہ رب العزت آج بھی ہماری اُسی طرح مدد فرمائیں گے جس طرح قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی فرمائی جاتی تھی میاں صاحب نے فرمایا کہ آج پوری دنیا میں مسلمان ذلیل وخوار ہو رہے ہیں اور اس ذلت اور رسوائی سے بچنے کا کوئی راستہ نظر نہیں آتا سوائے اس کے کہ ہم اللہ کی طرف اپنا رجوع زیادہ کر دیں اور اللہ کے ذکر کی کثرت سے اپنے دلوں کو پاک اور منوّر کریں ۔

۲۶ / اگست بروز جمعرات:

یہ جمعرات اسلامی مہینے کی پہلی تاریخ تھی جو ہمارے ہاں نوچندی جمعرات کے نام سے مشہور ہے ۔ حسبِ معمول ہر اسلامی مہینے کی پہلی جمعرات کو جامع مسجد شیرانوالہ میں حلقہ ذکر کے بعد سوا لاکھ کی تعداد میں آیت کریمہ پڑھی جاتی ہے ۔ اس دفعہ بھی حضرت اقدس نے آیت کریمہ منعقد فرمائی ——— دور دراز علاقوں سے کثیر تعداد میں لوگ تشریف لائے ۔ نماز عشاء کے بعد حضرت اقدس نے لوگوں سے ملاقات فرمائی ۔ لوگوں کی کثرت کی وجہ سے تقریباً ساری رات حضرت اقدس یہاں تشریف فرما رہے ۔ اور لوگوں کے مسائل سن کر قرآن و سنت کی روشنی میں ان کی تسلّی و تشفی فرماتے رہے ۔

اسی روز سہ پہر پانچ بجے کے قریب روزنامہ جنگ لاہور کے دفتر واقع ڈیوس روڈ میں ایک مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی مجلس مذاکرہ میں عنوان تھا ۔ "کیا موجودہ حالات میں سیاسی جماعتوں کا اتحاد ممکن ہے ؟" مختلف سیاسی جماعتوں کے ذمہ دار حضرات نے اس مذاکرے میں شرکت کی ۔ کالعدم جمعیۃ علماء اسلام کی نمائندگی جناب مولانا میاں محمد اجمل قادری صاحب نے فرمائی ۔ اور اپنی جماعت کا مؤقف بڑے ٹھوس اور مدلّل طریق سے بیان فرمایا ۔ اس مذاکرے میں میاں صاحب کے علاوہ جناب بیرسٹر اعتزاز احسن ، جناب سید احمد سعید کرمانی ، جناب فاروق قریشی وغیرہ نے شرکت کی ۔

۲۷ / اگست ، بروز جمعۃ المبارک : حضرت اقدس دامت برکاتہم العالیہ نے حسب معمول جامع مسجد شیرانوالہ میں نماز جمعہ پڑھائی اور نماز کے بعد مختلف علاقوں سے آئے ہوئے لوگوں کے مسائل سن کر ان کی رہنمائی فرمائی ۔

مولانا میاں محمد اجمل قادری صاحب نے جمعۃ المبارک کی نماز جامع مسجد فاروق گنج میں پڑھائی یہ مسجد حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک نامعلوم الاسم بڑھیا کے عطیہ سے بنوائی تھی اس کی تفصیل خدام الدین میں شائع ہو چکی ہے ۔ ماشاء اللہ ، مسجد کی تعمیر نو مکمل ہو گئی ہے ۔ اور مزید کام ابھی تک جاری ہے اللہ تعالیٰ اس مسجد کی خدمت کرنے والوں کے رزق اور عمر میں برکت عطا فرمائے انہیں دین اور دنیا کی کامیابیوں سے سرفراز فرمائے ۔ (آمین)

۲۸ / اگست بروز ہفتہ :

حضرت الامیر پیرِ طریقت حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم العالیہ بذریعہ کوئٹہ ایکسپریس تقریباً سوا چار بجے سہ پہر لاہور پہنچے ۔ اسٹیشن پر جمعیۃ علماء اسلام اور جمعیۃ طلباء اسلام کے مرکزی راہنماؤں نے ان کا استقبال کیا ۔ حضرت اقدس کی نمائندگی صاحبزادہ مکرم جناب میاں محمد اجمل قادری صاحب نے فرمائی استاذ العلماء حضرت مولانا حمیدالرحمٰن صاحب عباسی اور حضرت مولانا سعیدالرحمٰن صاحب علوی بھی استقبال کرنے والوں میں شامل تھے ۔ حضرت الامیر اسٹیشن سے سیدھا جناب محترم حاجی غلام دستگیر صاحب مدظلہ العالی (خلیفہ مجاز حضرت شیخ الحدیث رح) کے در دولت پر تشریف لے گئے ۔ یاد رہے کہ یکم ستمبر کو شیرانوالہ میں کالعدم جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد ہو رہا ہے ——— حضرت الامیر اس اجلاس میں شرکت کے لئے تشریف لائے ہیں ۔ حضرت الامیر کی صحت ماشاء اللہ بہتر ہے اور وہ پہلے سے زیادہ ہشاش بشاش نظر آ رہے تھے ۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ کے ساتھ ہمارے سروں پر تا دیر سلامت رکھے ان کی شخصیت قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی یاد کرتی ہے ایسی ہستیاں اب خال خال نظر آتی ہیں ۔ حضرت کا وجود ہمارے لئے نعمتِ کبریٰ سے کم نہیں ۔ اللہ ہمیں اپنے بزرگوں کا ادب اور فرمانبرداری کی توفیق نصیب فرمائے (آمین)

اسی روز تقریباً پانچ بجے سہ پہر میاں عبدالرحمٰن صاحب جن کا تعلق بجا موسیٰ ضلع لاہور سے ہے ۔ حج مبارک پر روانگی سے قبل حضرت اقدس سے ملنے کے لئے تشریف لائے ۔ حضرت اقدس نے اُن سے ملاقات فرمائی ۔ سفرِ حج کے لئے مفید ہدایات سے نوازا ۔ ان کے لئے اور ان کے دوسرے ساتھیوں کے لئے بہت سی دعائیں فرمائیں ۔ اللہ تمام حجاج کرام کو حج مبرور سے نوازیں آمین ۔

یکم ستمبر سے مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ لاہور میں تخصص فی التفسیر کی کلاس کا باقاعدہ افتتاح ہو رہا ہے ۔ اس سلسلہ میں ۲۸ / اگست کو مدرسہ قاسم العلوم میں ایک مجلس مشاورت منعقد ہوئی جس میں علامہ نورالحسن خاں صاحب (ریٹائرڈ) پروفیسر اورنٹیل کالج پنجاب یونیورسٹی لاہور جناب مولانا محمد متین ہاشمی ایم اے فاضل دیوبند (دیال سنگھ لائبریری لاہور) استاذ العلماء مولانا حمیدالرحمٰن صاحب عباسی ، حضرت مولانا سعیدالرحمٰن صاحب علوی اور مولانا میاں محمد اجمل قادری صاحب نے شرکت کی ۔ حضرت اقدس دامت برکاتہم العالیہ نے اس اجلاس کی غرض و غایت بیان فرماتے ہوئے کہا کہ وہ ہمارے ہاں شروع ہونے والی کلاس تخصص فی التفسیر کے نصاب کے لئے مفید مشورے دیں ۔ چنانچہ بہت سی باتوں پر اتفاق رائے ہوا ہے ۔ یکم ستمبر سے انشاء اللہ العزیز باقاعدہ کلاسیں شروع ہو رہی ہیں ۔ ہمارے ہاں فلسفہ شاہ ولی اللہ کی روشنی میں قرآن کریم میں فکر و تدبر کرنے کی صلاحیت پیدا کی جاتی ہے ۔

اسی شام حضرت اقدس دامت برکاتہم العالیہ وسّن پورہ میں جامعہ قاسمیہ تشریف لے گئے اور وہاں نماز عشاء کی امامت بھی فرمائی اور جناب محمود صاحب کے والد بزرگوار کے لئے بہت سی دعائیں فرمائیں وہ فریضہ حج ادا کرنے کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں ۔ محمود صاحب ایک صالح اور باصلاحیّت نوجوان ہیں ۔ انہیں حضرت اقدس سے والہانہ تعلق ہے ۔ وہ ہر جمعہ نماز کے لئے اور جمعرات کو باقاعدگی سے مجلس ذکر کے لئے تشریف لاتے ہیں ۔

گذشتہ دنوں ملتان سے

میاں سلطان احمد قریشی صاحب مدظلہ اور ان کے صاحبزادگان جناب اطہر حسن اور میاں ابراہیم قریشی صاحب حضرت اقدس سے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ میاں اطہر حسن کافی عرصہ سے علیل تھے ان کا پہلا نام غلام حسین تھا۔ حضرتِ اقدس نے انہیں نام تبدیل کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ چنانچہ نام تبدیل کر کے حضرت اقدس کے حکم کے مطابق اطہر حسن رکھ دیا گیا۔ اللہ تعالےٰ نے اپنا خصوصی فضل فرمایا اور اب میاں اطہر حسن قریشی الحمد للہ بالکل روبصحت ہیں۔ اللہ انہیں ہمیشہ تندرست و توانا رکھے۔ آمین!

۲۸ اگست کو تقریباً دس بجے رات جالندھر موتی چور ہاؤس انار کلی کے پروپرائٹر جناب رشید احمد صاحب حضرت اقدس سے ملنے کے لئے تشریف لائے۔ جناب رشید صاحب بڑے سخی فیاض اور خدا ترس نوجوان ہیں۔ شیخ التفسیرؒ ہال کی تعمیر کا زیادہ تر خرچ جناب رشید صاحب نے ہی اٹھایا ہے اور یہ ہال اُن کے تعاون سے مکمل ہو چکا ہے — انشاء اللہ یہ اُن کے لئے اور ان کی اولاد کے لئے صدقہ جاریہ ہوگا۔ اللہ انہیں بہترین اجر سے نوازے۔ رشید صاحب حضرت اقدس کے خادم خاص جناب حاجی بشیر صاحب کے قریبی عزیز ہیں وہ اس سال حج و زیارت کے مبارک سفر پر روانہ ہو رہے ہیں۔ حضرت اقدس نے انہیں بہت سی ہدایات سے نوازا اور ان کے لئے خصوصی دعائیں بھی فرمائیں۔ اللہ انہیں اپنے فضل و کرم سے اولادِ نرینہ سے نوازے اور ان کے کاروبار میں دن دگنی رات چوگنی ترقی نصیب فرمائے۔ (آمین)

بقیہ : تبصرہ

ساتھ ہیں۔ ۵/- روپے میں مکتبہ عثمانیہ ایچ۔ ایم۔ سی/ایچ۔ ایف۔ ایف ٹیکسلا سے حاصل کر کے خود اپنی نمازوں کی اصلاح کریں اور اپنے بچوں کو پڑھائیں۔ کتابت وطباعت انتہائی بڑھیا۔

قرآنی قاعدہ

جناب عبدالستار الحماد نے قرآن مجید پڑھانے کے لئے یہ آسان قاعدہ مرتب کیا ہے جو چھوٹے بچوں کے لئے بڑا فائدہ مند ہے — قرآن مجید کی تعلیم وتدریس کا مدار ابتدائی قواعد پر ہے۔ اس کے لئے متعدد قاعدے لکھے گئے ہیں یہ قاعدہ بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے انداز کتابت وطباعت خوب سے خوب تر ہے۔ مرکز الاراسات الاسلامیہ ۱۲۹-۱۵ ایل میاں چنوں سے حاصل کریں۔

بقیہ : اداریہ

چاہتے ہیں — مقصد کامیابی ہے۔ تو اس کے لئے ایمان و اعمال صالح

شرط ہے — ورنہ ۔۔۔۔۔۔

ع : بر رسولاں بلاغ باشد و بس

علیم

یکم ستمبر ۸۲ء

بقیہ : شہر شہر سے

دیگر لوگوں سے نجات دلائی جائے۔ ان کو ہٹا کر خود محکمہ اوقاف انتظام دربار اپنے ہاتھ میں رکھے۔

اندریں حالات استدعا ہے کہ سابقہ رجسٹریشن جو کہ غیر قانونی غیر آئینی اور دھوکہ دہی سے حاصل کی گئی ہے کینسل فرمائی جائے اور اہلِ محلہ کی دادرسی کی جائے۔

نقل رجسٹریشن فوٹو کاپی لف ہذا ہے۔

عین نوازش ہوگی

عرضے

سائلان محلہ شاہ برہان چنیوٹ

حادثہ جانکاہ

حضرت لاہوری قدس سرہ اور مولانا عبیداللہ انور زید مجدھم کے خادم خاص، ہمارے بہت ہی عزیز دوست قاری مقبول الرحمٰن صاحب قریشی مسجد توحید سنت نگر لاہور اپنی شادی خانہ آبادی کے سلسلہ میں اپنے وطن کشمیر تشریف لے گئے اگلے دن اس شادی میں شمولیت کی غرض سے ان کے برادر اصغر حافظ خلیل الرحمٰن عازم کشمیر ہوئے تو وزیر آباد کے قریب بس کے حادثہ کا شکار ہو گئے اور اگلے دن ان کی لاش گھر پہنچی — اس سنگین حادثہ پر ہم قاری صاحب

تبصرہ

ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

محکمہ اوقاف پنجاب کی یہ کتاب زندگی کے بنیادی مسائل کے متعلق جناب رسالت مآب علیہ السلام کے ارشادات عالیہ پر مشتمل ہے — حضور علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے "جوامع الکلم" عطا کئے گئے تھے ان کی خوبی ہر قسم کی تعریف سے ماوراء ہے الہامی ارشادات جنہیں نبوت کی زبان سے صادر ہونے کا شرف حاصل ہے ان کی تعریف کوئی کیسے کرے؟ اس مجموعہ خوبی میں ان ارشادات کے تراجم انگریزی اردو دونوں شامل ہیں انگریزی ترجمہ جناب شیخ شہید اللہ صاحب نے کیا جبکہ ان کی تخریج محترم ڈاکٹر رشید احمد جالندھری نے کی (اس وقت کے ڈائریکٹر علماء اکادمی) اردو ترجمہ مولانا محمد میاں صدیقی کے قلم سے ہے، کتاب میں مندرج آیات کا اردو ترجمہ مولانا ابوالکلام آزاد اور مولانا فتح محمد جالندھری کے تراجم سے ماخوذ ہے تو انگریزی جناب پکھتال کے ترجمہ سے — اپنی نوعیت کا اچھا اور خوبصورت مجموعہ ہے قیمت ۔۔۔۔۔۔۔ ہماری قلبی خواہش ہے کہ محکمہ اوقاف اس ٹھوس کام کی طرف توجہ کرے اور فرقہ واریت کی تنگنائیوں سے نکل کر ملک و ملت کی صحیح خدمت کرے — علماء اکادمی محکمہ اوقاف شاہی مسجد لاہور سے حاصل کریں۔

حج ومقامات حج

رائے بریلی کے مشہور خاندان سادات جس کے ایک فرد فرید مولانا سید ابوالحسن علی ندوی ہیں، سے ملک کا ہر باشعور انسان واقف ہے — واقعہ یہ ہے کہ اس خاندان کا ہر فرد باوِن گزا ہے۔ آپ کے قریبی عزیز مولانا محمد رابع حسنی ندوی استاذ دارالعلوم ندوۃ العلماء کا یہ رسالہ "حج ومقامات حج" پر بڑا اہم رسالہ ہے۔ رابع صاحب تنہا اور مولانا کی معیت میں بارہا ان مقدس مقامات میں گئے خاصا عرصہ وہاں ٹھہرے ٹھوس کتابی معلومات اور ذاتی مشاہدات وتجربات کی روشنی میں کوثر وتسنیم سے دھلی ہوئی زبان میں یہ رسالہ زائرین حج کے لئے بڑا اہم اور قیمتی ہے۔ آٹھ روپے میں مجلس نشریات اسلام ۱۔ کے۔ ۳ ناظم آباد مینشن ناظم آباد ۱ کراچی ۱۸ سے دستیاب ہے۔

حیات شیخ محمد بن عبدالوہاب

جناب الشیخ محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ اس دور آخر کے ایک عظیم مصلح تھے۔ حضرت الامام احمد بن حنبل قدس سرہٗ کے مقلد — غیرت حق کی وجہ سے طبیعت میں سختی کا عنصر تھا جسے مخالفین نے خوب اچھالا لیکن ایماندارانہ بات یہ ہے کہ بہ حیثیت مجموعی ان کی خدمات مسلّم اور عظیم ہیں۔ قطر کے محکمہ شرعیہ کے قاضی علامہ الشیخ احمد بن حجر آل بوطامی نے شیخ کی سوانح عربی زبان میں لکھی جس کا شگفتہ و شستہ ترجمہ مولانا مختار احمد ندوی نے کیا۔ ۱۲ روپے میں یہ کتاب دارالاشاعت امام ابن تیمیہؒ دکان ۲۲ جامع مسجد باب الاسلام آرام باغ کراچی ۲ میں دستیاب ہے۔ معیار کتابت وطباعت بہت اچھا ہے — شیخ کی زندگی کا صحیح معنوں میں جائزہ لینے کے لئے احقاق حق کی غرض سے یہ کتاب بڑی اہم ہے اور ہم اس کے مطالعہ کی پر زور سفارش کرتے ہیں۔

مولانا ظفر احمد کی کتابیں

ہمارے انتہائی مخلص اور فاضل دوست مولانا ظفر احمد قادری خطیب واہگہ چوکی کی دو کتابیں پیش نظر ہیں ایک کا نام ہے **نصیحت نامہ** دوسری **وظائف نبوی** نصیحت نامہ عام مسلمانوں خصوصاً نوجوانوں کو ہر قسم کے گناہ اور ہر قسم کی اخلاقی، اعتقادی عملی اور معاشرتی برائیوں سے بچانے کے لئے مرتب کیا گیا ہے اور ہمیں اعتراف ہے کہ ہمارے فاضل دوست نے اس پر خوب محنت کی ہے۔ جامعہ اشرفیہ لاہور کے استاذ تفسیر وحدیث مولانا محمد موسیٰ صاحب نے اس رسالہ پر تقریظ لکھ کر اس کی تصویب کر دی ہے

۱۸۰ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ۷/۵۰ روپے میں مکتبہ قادریہ واہگہ ضلع لاہور سے دستیاب ہے۔ جبکہ وظائف نبوی کا یہ دوسرا ایڈیشن ہے۔ مولانا ظفر احمد نے بڑی محنت سے مختلف اوقات میں پڑھی جانے والی دعائیں مستند طریق سے جمع کر دی ہیں۔ جو ایک نادر تحفہ ہے سوا دو روپے میں یہ رسالہ پتہ بالا سے دستیاب ہے۔ مولانا ظفر نے بعض مخلص دوستوں کے تعاون سے تبلیغ و اشاعت کا جو سلسلہ شروع کر رکھا ہے یہ رسائل انہی کی کڑی ہیں۔ اکثر رسائل مفت تقسیم ہوتے ہیں جبکہ بعض قیمتاً۔ لیکن قیمت اتنی تھوڑی ہوتی ہے کہ بار محسوس نہیں ہوتا ـــ ہم ان کے جذبہ کی قدر کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا ساخلوص سب کو بخشے۔

امام ابوحنیفہؒ اکادمی کی مطبوعات

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی نسبت سے فقیر والی ضلع بہاولنگر میں قائم یہ اکادمی تھوڑے عرصہ میں متعدد اہم موضوعات پر ٹھوس لٹریچر فراہم کر چکی ہے جن کا ملک بھر میں بڑا چرچا ہے اور اہل علم نے اس خدمت کو سراہا ہے ـــ اس وقت ہمارے سامنے تین رسائل ہیں۔ ترک تقلید کے نتائج، بارہ مسائل اور تحقیق مسئلہ تراویح۔

پہلا رسالہ مدرسہ قاسم العلوم فقیر والی کے مدرس مولانا بشیر احمد کے قلم سے ہے۔ دوسرا مہتمم مدرسہ مولانا محمد قاسم نے مرتب کیا ہے تو تیسرا مولانا ابومعاویہ صفدر کے قلم سے! تقلید و عدم تقلید کا مسئلہ کچھ عرصہ سے ایک طبقہ نے بلاوجہ موضوع بحث بنا رکھا ہے حالانکہ پہلی صدی سے لے کر اب تک ان گنت علماء، صلحاء، محدث، مفسر، فقیہہ و ادیب اور اہل علم تقلید کو ملت کے لئے ضروری قرار دیتے رہے یار لوگوں نے اس کے کفر و حرام کی بے وقت کی راگنی جو شروع کی تو اس کا ردعمل لازمی تھا اس ردعمل کے طور پر جو چیزیں سامنے آئیں ان میں سے ایک یہ رسالہ ہے۔ مولانا نے بڑی خوبی کے ساتھ مسئلہ کی وضاحت کی ہے اور خود ماضی قریب کے علماء غیر مقلدین کے حوالوں بات الم نشرح کی ہے انصاف پسند طبیعتوں کے لئے اچھا اور قیمتی رسالہ ہے۔ دوسرا رسالہ ہمارے غیر مقلد بزرگوں کے بارہ معرکۃ الآرا مسائل مثلاً جرابوں پر مسح بھینس کی قربانی سے متعلق ہے اور گویا اپنے آئینہ میں اپنی شکل کا مصداق! تیسرا بیس رکعت تراویح پر مشتمل ہے ـــ یہ رسالہ اچھے انداز میں مرتب ہوا ہے۔

بالترتیب -/۶، ۲/۵۰، -/۲ روپے امام ابوحنیفہ اکادمی فقیر والی بہاولنگر سے حاصل کریں۔

حدائق بخشش حصہ سوم

جناب احمد رضا خاں اپنے دَور کے عجیب صاحب قلم تھے۔ نثر و نظم میں بہت کچھ لکھا اور جس کے پیچھے پڑ گئے اسے بزعم خویش کافر بنا کر چھوڑا اس قسم کی طبیعت بے ادبی کا خوگر بنا دیتی ہے جس کا اندازہ ان کے رسائل میں جگہ جگہ ہو جاتا ہے۔ حدائق بخشش ان کے معتقدین کے نزدیک شعری طور پر ایک شہ پارہ ہے لیکن افسوس یار لوگ اس کا تیسرا حصہ نہیں چھاپتے کہ اس میں جناب نے حضرت ام المومنین سیدنا عائشہ صدیقہ سلام اللہ تعالیٰ علیہا و رضوانہ، سے متعلق سخت بے ادبی کا مظاہرہ کیا ہے۔

ستم یہ ہے کہ یہ دوست اپنے خلاف باقی سب کو بے ادب کہتے ہیں۔ انجمن ارشاد المسلمین ۶۔بی شاداب کالونی حمید نظامی روڈ لاہور نے حدائق کے تیسرا حصہ کا عکس لے کر چھاپ دیا ہے تاکہ دنیا پر بے ادبی کی تہمت لگانے والوں کا اپنا ادب ظاہر ہو سکے۔ ۶۰ سال سے قبل کتب خانہ اہل سنت جامع مسجد ریاست پٹیالہ کے نسخہ کا عکس لیا گیا ہے ـــ ساڑھے دس روپے میں مکتبہ مدنیہ ۱۷، اردو بازار لاہور سے نسخہ جلدی حاصل کر کے "باادبوں" کے "ادبی عجوبے" دیکھیں۔

آسان مدنی نماز مترجم

ہمارے عزیز دوست قاری محمد سلیمان صاحب نے یہ رسالہ مرتب کیا ہے۔ نماز دین اسلام کا بڑا اہم رکن ہے۔ امت کا اکثر حصہ اس سے غافل ہے اور جو تھوڑے بہت غافل نہیں وہ ناواقفیت کے سبب پے در پے غلطیاں کرتے ہیں ان کی اصلاح ضروری ہے۔ مجموعہ کا مقصد یہی ہے نماز اور متعلقہ چیزیں بڑی خوبصورتی سے جمع کی گئی ہیں۔ ترجمہ ساتھ ہے جو بڑا شگفتہ، ضروری اور اہم مسائل ساتھ

شہر شہر سے

بخدمت جناب ایڈ صاحب خدام الدین لاہور شیرانوالہ گیٹ لاہور دام اقبالہٗ

جناب عالی!

ہم اہالیانِ محلہ مسجد قاضی صاحب، نور پور تھل، تحصیل نور پور تھل، ضلع خوشاب آپ کی توجہ اس جانب دلانا چاہتے ہیں کہ کچھ متعصب اور مفاد پرست لوگ ملک میں ایک منظم سازش کے ذریعہ فرقہ واریت کو ہوا دے کر ملک کا امن و امان تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ ان لوگوں کو باقاعدہ طور پر ایک منظم گروہ کی پشت پناہی حاصل ہے۔ ہم اہالیان محلہ جامع مسجد قاضی صاحب حنفیہ نقشبندیہ اہلِ سنت والجماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور ہم نے یہاں پر مسجد تعمیر کر رکھی ہے جہاں پر حنفیہ نقشبندیہ اہلِ سنت والجماعت کا امام اور خطیب اپنے فرائض سرانجام دے رہا ہے مسجد کا انتظام و انصرام ایک رجسٹرڈ انجمن کے زیرِ انتظام چل رہا ہے۔ مسمیان ـــ

۱۔ محمد حسین ولد محمد نواز
۲۔ محمد حیات ولد غلام فرید
۳۔ حاجی احمد ولد محمد یار
۴۔ عطا محمد ولد محمد حسین
5۔ محمد علی ولد نور محمد
۶۔ نور محمد ولد غلام رسول

اقوام لوہار ساکنائے نور پور تھل جو کہ بریلوی مکتبۂ فکر سے تعلق رکھتے ہیں۔ انتظام و انصرام میں مداخلت کرتے ہیں اور زبردستی مسجد پر قبضہ کرنے کے درپے ہیں۔ اور اس طرح ملک کا امن امان تہہ و بالا کرنا چاہتے ہیں۔ درحقیقت بریلوی مکتبۂ فکر نے ایک سکیم کے تحت ملک میں فرقہ واریت کو ہوا دینے کا پروگرام بنا رکھا ہے اور مسجد قاضی صاحب پر قبضہ بھی اس سازش کی ایک کڑی ہے۔ استدعا ہے کہ اس سلسلہ میں مناسب قانون سازی کر کے فرقہ واریت کو ہوا دینے والے لوگوں کا سدِ باب کیا جائے اور مقامی طور پر فساد بپا کرنے والے اشخاص کے خلاف فوری طور پر کاروائی کی جائے۔

(رجسٹریشن /1724 R.P جولائی ۱۹۸۲ء)

عرضے

نیاز مند اہالیان محلہ جامع مسجد قاضی صاحب حنفیہ نقشبندیہ اہل سنت والجماعت نور پور تھل، تحصیل نور پور تھل، ضلع خوشاب

آج مورخہ 11-8-82

نوٹ:۔ اس چٹھی پر ڈاکٹر محمد اقبال ولد حاجی اللہ داد صدر انجمن سمیت ۲۷ معززین کے دستخط ہیں اور اس کی کاپیاں صدر مملکت سمیت متعدد ذمہ دار حضرات اور اخبارات کو ارسال کی گئی ہیں۔

●

بخدمت جناب مینجر اوقاف چنیوٹ

جناب عالی!

گذارش ہے کہ چند ماہ قبل مسجد و دربار شاہ برہان سے غیر متعلقہ کچھ شر پسند لوگوں نے مسجد و دربار شاہ برہان کو غیر قانونی و غیر آئینی طور پر رجسٹرڈ کروا لیا ہے۔ اور اس رجسٹریشن کے تحت ان کا مقصد صرف مسجد و دربار کی جائداد پر قبضہ کرنا ہے وہاں دکانیں بنانا اور آمدن کو ذاتی استعمال میں لانا ہے حالانکہ دربار وقف اوقاف ہے۔

جنہوں نے انجمن غوثیہ تشکیل دے رکھی ہے۔ غیر قانونی طور پر مسجد و دربار کے انتظام و انصرام میں مداخلت کر رہے ہیں۔ کئی روز سے ان شر پسندوں نے مداخلت کی اور مسجد کے پیش امام خطیب مسجد مولانا محمد یعقوب صاحب جو کہ عرصہ ۱۶ سال سے مسجد میں امامت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ اور متولی مسجد حاجی اللہ دتہ صاحب و نائب پیش امام حافظ محمد صدیق صاحب سب کی بے عزتی کی اور نمازیوں کو مار بھگانے کی ناکام کوشش کی۔

کیونکہ یہ لوگ شرارتی اور شر پسند ہیں اس طرح کے طریقے سے مسجد ویران ہو جائے گی اور دوسری طرف لاکھوں روپے کی وقف اوقاف مالیت محکمہ کے ہاتھ سے چلی جائے گی۔

التماس ہے کہ رجسٹریشن کے عہدے داران کے خلاف قانونی کاروائی کی جائے نیز دربار جو محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہے، کو غیر قانونی طور پر قابضین

طبّی مشورے

حکیم آزاد شیرازی

براہ راست جواب کے خواہش مند حضرات جوابی لفافہ ضرور بھیجیں ۔

حکیم آزاد شیرازی اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور

تبخیر، بے خوابی، کرم امعاء

س : میرے پیٹ سے اکثر ہوا خارج ہوتی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ دس پندرہ منٹ باوضو نہیں رہ سکتا۔ لیکن رات سوتے میں ہوا خارج نہیں ہوتی۔ اس لئے پیٹ پھول جاتا ہے، اور نیند ٹھیک طریقے سے نہیں ہوتی میری آنتوں سے اکثر چھوٹے کیڑے خارج ہوتے رہتے ہیں۔ متعدد بار علاج کرایا لیکن ان کا خاتمہ نہیں ہوا۔ براہِ کرم آسان اور کامیاب علاج تجویز کریں۔

(فضل الرحیم، اڑہ میانہ، ضلع پشاور)

ج : کیڑوں کے اخراج کے لئے تین روز مسلسل میٹھا دودھ پئیں کوئی نمکین چیز نہ کھائیں۔ چوتھے روز (۱) برگ نیم (۲) کمیلہ (۳) برنگ کابلی ۲/۳ ماشہ تھوڑے سے شہد میں ملا کر رات سوتے وقت کھائیں — صبح ۵ تولہ روغن ارنڈ دودھ میں ملا کر پئیں۔ ہوا کے اخراج کے سلسلے میں جوارش کمونی اور جوارش زرعونی عنبری ۲/۳ ماشہ صبح دوپہر شام کھانے کے بعد کھایا کریں۔ دن میں آڑو کھایا کریں۔ رات سوتے وقت ایک چمچی روغن زیتون پی لیا کریں۔ انشاء اللہ شفا ہوگی۔

سر کی خشکی

س : میرے سر میں بہت زیادہ خشکی ہے اور بال بھی گرتے ہیں۔ بہت علاج کیا لیکن افاقہ نہیں ہوا۔ براہِ کرم کوئی نسخہ تجویز فرمائیں۔

معرفت حکیم احمد رفیع الدین

بازار زرگراں، نوشہرہ صدر

ج : رات سوتے وقت لیموں کا پانی بالوں میں جڑوں تک لگائیں صبح بیری کے پتوں یا آملہ کو پانی میں جوش دے کر اس پانی سے سر دھویا کریں۔

بال خشک ہونے پر اصلی روغن تارامیرا بالوں میں لگایا کریں۔ انشاء اللہ تعالےٰ ان تدابیر سے صحت ہوگی۔

گردے کی پتھری

س : میرے گردے میں شدید درد ہوتا ہے اور ایکسرے سے پتہ چلا ہے کہ گردے میں پتھری ہے۔ ڈاکٹر حضرات اپریشن کا مشورہ دیتے ہیں۔ میں اپریشن سے ڈرتا ہوں۔ براہ کرم کوئی ایسی دوائی بتائیں جس سے بغیر اپریشن پتھری خارج ہو جائے۔

عبدالسلام

فرید ٹاؤن، ساہیوال

ج : اگر پتھری بالکل گول اور اس کی سطح ہموار ہے تو اس کا بہتر علاج اپریشن ہے، اگر بھربھری اور نوکدار ہے تو اس کا ریزہ ریزہ ہو کر خارج ہونا ممکن ہے۔ جس کے لئے یہ نسخہ مجرب ہے :۔

کشتہ سنگ یہود ۱ رتی روزانہ صبح شربت بزوری اور عرق سونف کے ساتھ کھایا کریں۔ نیز سالن میں اجوائن دیسی ملا کر کھایا کریں۔ پیشاب آور چیزیں استعمال کریں۔ بادی، ثقیل اور لیسدار چیزوں سے مکمل پرہیز رکھیں انشاء اللہ صحت ہوگی۔

ہدیے میں صرف ۵۰ پیسے کا اضافہ !!

۲۲ ستمبر سے

سالانہ	-/۱۰۰ روپے	ششماہی	-/۵۰ روپے
سہ ماہی	-/۲۵ روپے	ماہانہ	-/۱۰ روپے

- جو حضرات یکم اکتوبر سے پہلے سالانہ خریدار بن جائیں گے ان کے لئے -/۳۵ روپے کا حضرت شیخ التفسیر نمبر مفت ہوگا۔
- پرانے سالانہ خریدار حضرات بلا استثنیٰ ۲۵ / اکتوبر تک -/۳۵ روپے مزید ارسال فرمائیں اور اپنی خریداری کو باقاعدہ کروا کر اس رعایت سے فائدہ اٹھائیں۔

مکاتیب نمبر

کے لئے جن حضرات نے رقوم ارسال کیں تھیں، ان کو سیرت پر اشاعت خاص بھجوائی جا چکی ہے۔ جن حضرات کو ابھی تک سیرت پاک پر اشاعت خاص نہ ملی ہو وہ جلد دفتر سے رابطہ قائم فرمائیں۔ مکاتیب نمبر سنسر اٹھنے کے بعد شائع کیا جائے گا۔

(ناظم)